

ایک تعارف!

جامعہ سلفیہ فیصل آباد

تاریخ تاسیس:

14 اپریل 1955 کو جامعہ سلفیہ فیصل آباد کا سٹاگ بنیا رکھا۔

محل و قوع:

جامعہ سلفیہ شیخو پورہ روڈ محلہ حاجی آباد میں واقع ہے۔ اس کا کل رقبہ ساڑھے چار ایکڑ پر مشتمل ہے۔ ساڑھے تین ایکڑ پر جامع مسجد، دفاتر، کلاس رومز، طلبہ کی رہائش گاہیں، لائبریری ہال، فیصل ہال، طعام گاہ، مہمان خانہ، ڈسپنسری، درج تخصص کی عمارت بھی ہوئی ہیں۔ جبکہ ایک ایکڑ رقبہ خالی ہے۔
موسسین جامعہ:

مولانا سید محمد داؤد غزنوی، شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی، قدوۃ المسکین میاں محمد باقر، امیرالمجاہدین صوفی محمد عبد اللہ اور حکیم نور الدین مرحوم و مغفور شامل ہیں۔

☆ مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ تعالیٰ:

مولانا سید محمد داؤد غزنوی 1895 کو امترسپیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی امام سید عبدالجبار غزنوی اور مولانا سید عبدالاول غزنوی سے حاصل کی۔ اس کے بعد، ہلی جا کر مولانا حافظ عبد اللہ غازی پوری و دیگر اساتذہ سے حصول علم کیا۔ قیام پاکستان کی تحریک میں نمایاں کردار ادا کیا۔ قیام پاکستان کے بعد مرکزی جمیعت اہل حدیث پاکستان کی بنیاد رکھی۔ اور علماء اہل حدیث کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے میں مثالی کردار ادا کیا۔ آپ کی خصوصی کاؤش سے قرارداد مقاصد پر تمام مکاتب فکر کے علماء کا اتفاق ہوا۔ پاکستان کی مختلف سیاسی اور دینی تحریکوں میں بھرپور حصہ لیا۔ خصوصاً 1953 کی قادیانی تحریک میں کلیدی کردار ادا کیا۔ پاکستان اہل حدیث کا فرنٹس کی بنیاد رکھی۔ جس کے لیے لاہور، سیالکوٹ، راولپنڈی میں عالی شان کا فرنٹس منعقد ہوئیں۔ آپ کی بلند تر فکر کے نتیجہ میں جامعہ سلفیہ کا قیام ممکن ہوا۔ آپ اس کے پہلے ریسیں مقرر ہوئے۔ جامعہ سلفیہ کی تعمیر و ترقی میں دن رات کام کیا۔ اور جماعتی زندگی میں ایک نیا ولہ اور جوش پیدا کیا۔ آپ نے علمی اور سیاسی اعتبار سے بھرپور زندگی بسر کی۔ آپ 16 دسمبر 1963 بروز پیر حركت قلب بند ہونے سے رحلت فرمائے۔ اور لاہور میں مدفون ہوئے۔

☆ مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ تعالیٰ:

مولانا محمد اسماعیل سلفی موضع ڈھونیکے تھیں تھیں ویزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں 1897 کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد مولانا محمد ابراہیم نہایت صالح اور متقدی بزرگ تھے۔ اپنے بیٹے کی بہترین تربیت کی۔ ابتدائی تعلیم خود دی۔ وزیر آباد میں مولانا حافظ عبد المتنان رحمہ اللہ کی خدمت میں رہ کر استفادہ کیا۔ اس کے بعد مدرسہ غزنویہ امترسپریف لے گئے۔ اور اساتذہ سے علم حاصل کیا۔ ہلی کے معروف علماء سے باقاعدہ سند فرااغت حاصل کی۔ اور 1921 کو واپس گوجرانوالہ آکر مرکزی جامع مسجد اہل حدیث میں خطابت اور درس و تدریس میں مصروف ہوئے۔ آپ نے بھی تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا۔ قیام پاکستان کے بعد مرکزی جمیعت کی تاسیس میں کلیدی کردار ادا کیا۔ اہل حدیث علماء اور عوام کو منظم کرنے میں آپ کا کردار ناقابل فراموش ہے۔ خصوصاً گوجرانوالہ میں کتاب و سنت کی تعلیم کو عام کرنے اور علماء کی جماعت تیار کرنے میں مثالی کام سرانجام دیا۔ جامعہ سلفیہ کی تاسیس میں فکری رہنمائی اور علمی اقدام اٹھائے۔ اس کی تعمیر و ترقی میں ہر ممکن کوشش کی۔ اور تمام بڑے شہروں سے تعاون حاصل کیا۔ آپ 20 فروری 1968 کو سفر آخرت پر روانہ ہوئے۔ اور گوجرانوالہ کی تاریخ میں آپ کا جاذہ سب سے بڑا تھا۔ اور بڑے قبرستان میں مدفون ہوئے۔

☆ میاں محمد باقر رحمہ اللہ:

میاں محمد باقر 1895 موضع جھوک دادو چک نمبر 427 گ۔ ب۔ تھیں تاندیلیاں اور والہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے حضرت حافظ عبد المتنان ویزیر آبادی سے تھیں تھیں علم کیا۔ اور حضرت امام عبدالجبار غزنوی سے خصوصی روحانی فیض پایا۔ علم کے ساتھ ساتھ عملی زندگی کا بہترین نمونہ تھے۔ مستجاب الدعوات تھے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت میں مستغرق رہتے۔ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تعلق کا یہ عالم تھا۔ کہ ہر کام سنت نبوی کے مطابق انجام دیتے۔ قرآن و حدیث کی تدریس کا بے حد شوق تھا۔ اور پورے خلوص کے ساتھ یہ فریضہ سرانجام دیتے۔ اپنے گاؤں میں مدرسہ خادم القرآن والحدیث قائم کیا۔ جہاں طلبہ کے ساتھ طالبات کی تعلیم کا بھی شاندار اہتمام تھا۔ یہ طالبات کی تعلیم کا اولین مدرسہ تھا۔ اور جہاں کی فضلاء خواتین نے ملک بھر تعلیمی ادارے قائم کئے۔ ان کی تعلیمی، دعوتی خدمات کے نتیجے میں نامور علماء حلقة بلوش اہل حدیث ہوئے۔ جن میں قابل ذکر مولانا محمد صدیق بلوچ اور مولانا علی محمد حنفی لسلفی

ہیں۔ آپ نے 11 جون 1977 کو رحلت فرمائی۔ اور آبائی گاؤں میں مدفون ہوئے۔

☆ صوفی محمد عبداللہ رحمہ اللہ:

آپ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وزیر آباد میں حاصل کی۔ آغاز جوانی میں مولانا فضل الہی کی جہادی سرگرمیوں سے متاثر ہو کر چرکندی جامعت مجاہدین سے وابستہ ہو گئے تھے۔ آپ کا صل نام سلطان تھا۔ لیکن عرفی نام عبد اللہ رکھا گیا تھا۔ جو بعد میں صوفی عبد اللہ کے نام سے مشہور ہوئے۔ 1923 کے قریب آپ چک 493 اودھ والہ میں تشریف لے آئے۔ 1932 میں باقاعدہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے نام سے قائم کیا۔ جہاں سے نامور علماء نے فراغت حاصل کی۔ بعد میں یہ ادارہ ماموں کا بھجن منتقل کر دیا گیا۔ جس کے لیے وسیع اراضی خرید لی گئی۔ اور نہایت شاندار عمارت تعمیر کی گئی۔ آپ بہت صارخ مقتی اور ذکر و فکر کرنے والے بزرگ تھے۔ آپ کے مریدین کا وسیع حلقة تھا۔ سالانہ کافرنز کے موقع پر اس کا بخوبی اندازہ ہوتا تھا۔ آپ نے 28 اپریل 1975 کو ماموں کا بھجن میں رحلت فرمائی۔ اور اپنے تعلیمی ادارے کے احاطے میں مدفون ہوئے۔

☆ حکیم نور الدین:

آپ 1858 کے قریب جلال پور جٹاں ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ جب لاکل پور (فیصل آباد) کی تعمیر ہوئی۔ تو آپ سرکاری خطیب کی حیثیت سے یہاں معین ہوئے۔ آپ ایک ماہر طبیب ہونے کے ساتھ پختہ عالم دین بھی تھے۔ اور کتاب و سنت کے علوم سے بہرہ مند تھے۔ جس کی تبلیغ کرتے تھے۔ آپ بہت اچھے منتظم تھے۔ مولپل کمیٹی میں عمدہ کارکردگی کی بنیاد پر آپ کو لاکل پور کے نواح چک جھمرہ میں دو مریع اراضی دی گئی۔

آپ نے سیاست میں بھی قدم رکھا۔ اور تحریک خلافت کی حمایت کرنے پر جیل یاترا کی۔ آپ پہلے اہل حدیث ہیں۔ جنہوں نے فیصل آباد میں بھجن اہل حدیث کی بنیاد رکھی۔ اور میں پور بازار کی جامع مسجد اہل حدیث کی تعمیر میں آپ کا نام یاں حصہ ہے۔ آپ تمام مکاتب فکر کے ہاں یکساں مقبول تھے۔ تحریک پاکستان میں بھی بھر پور حصہ لیا۔ تمام نامور علماء جب لاکل پور تشریف لاتے۔ تو آپ ان کی میزبانی کا شرف حاصل کرتے۔ بہت مہماں نواز تھے۔ آپ نے باقار زندگی گزاری۔ اور ایک سو دو سال عمر پا کر 11 جون 1960 کو رحلت فرمائے۔

جامعہ سلفیہ کے صدر و ناظمین:

جامعہ سلفیہ کے قیام کے ساتھی ایک جامعہ سلفیہ کمیٹی بنادی گئی تھی۔ مولانا محمد داود غزنوی جس کے پہلے صدر مقرر ہوئے۔ جب کہ مولانا محمد اسماعیل سلفی ناظم مقرر ہوئے۔ کمیٹی کے باقی ارکان درج ذیل تھے۔ مولانا محمد حنیف ندوی، مولانا محمد اسحاق چیمہ، مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی، میاں فضل حق، مولانا محمد صدیق، حاجی محمد اسحاق حنیف، مولانا عبداللہ احرار اور میاں عبدالجید تھے۔ مولانا غزنوی بخیر و خوبی اپنے فرائض سر انجام دیتے رہے۔ جماعتی مصروفیات اور بعض دیگر عوارض کی وجہ سے آپ نے از خود یہ منصب میاں فضل حق کے سپرد کر دیا۔

☆ میاں فضل حق:

آپ 1961 سے لیکر اپنی رحلت 13 جنوری 1996 تک جامعہ سلفیہ کے صدر رہے۔ میاں فضل حق 1920 کو موضع رعیہ ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد میاں حسن محمد علاقے کے متمول لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ اور علماء سے محبت کرتے تھے۔ میاں فضل حق نے ابتدائی تعلیم و یرووال میں شیخ الحدیث مولانا عبد اللہ سے حاصل کی۔ اور مذکوہ شریف تک کتابیں پڑھیں۔ آپ کو دین سے گہرائشف ف تھا۔ عملی زندگی میں کتاب و سنت پر سختی سے کار بند تھے۔ دینی حیثیت وغیرت آپ کا سر ما یہ تھا۔ جہاد سے گہری دلچسپی تھی اور یہ آپ کا پسندیدہ موضوع ہوتا تھا۔ تحریکی ذہن تھا۔ جماعتی زندگی کو بڑی اہمیت دیتے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد حافظ آباد میں رہائش اختیار کی۔ جامع مسجد مبارک اور مدرسہ دار الحدیث کی بنیاد رکھی۔ علماء اور صلحاء کی محبت اختیار کرتے تھے۔ اسی وجہ سے مولانا سید محمد داود غزنوی اور شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی کا نظر انتخاب ہٹھرے۔ ان بزرگوں کی قربت سے آپ کے مزاج میں بہت تبدیلی آئی۔ ذکر و فکر، تلاوت قرآن کریم اور شب بیداری کی عادت ان بزرگوں سے ورثے میں ملی۔ اور آخر دم تک اس پر قائم رہے۔

آپ بہت بالصلاحیت اور بہترین منتظم تھے۔ انتہک محتنی اور بہت باہمیت تھے۔ اپنے وسیع کاروبار کے ساتھ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ اور نہ صرف خدمت کرتے بلکہ ذاتی گرہ سے ہزاروں روپے خرچ کرتے۔ مولانا سید غزنوی یا مولانا سلفی کا بلکہ ساشارہ بھی ملتا اپناتن میں دھن قربان کرنے کے لیے تیار ہو جاتے۔ (ان کے ذکر پر اکثر آبدیدہ ہو جاتے)

جامعہ سلفیہ کمیٹی کے صدر منتخب ہونے کے بعد آپ نے جامعہ سلفیہ کی تعمیر و ترقی میں تمام تر صلاحیتیں صرف کر دیں۔ جامعہ سے ملحق زمین خرید کر جامعہ کے نام وقف کی۔ 1971 میں آپ نے سعودی عرب کا دورہ کیا۔ اور پہلی مرتبہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں جامعہ سلفیہ کا تعارف پیش کیا۔ اور جامعہ کے معادلے، طلبہ کے کوٹے اور عرب اساتذہ کی جامعہ میں تعیناتی کی باقاعدہ منظوری حاصل کی۔ یوں جامعہ سلفیہ میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ جامعہ کے نصاب میں نمایاں تبدیلیاں کی گئی۔ اور ذہین ترین طلبہ اعلیٰ تعلیم کے لیے سعودی یا جانے لگے۔ عرب اساتذہ کی تدریس سے طلبہ میں عربی اور فکری وسعت پیدا ہوئی۔ جامعہ کی پرانی اور خستہ حال عمارت کی جگہ نئی تعمیر کا آغاز ہوا۔ آپ نے نئے کلاس روم، فیصلہ ہال، لائبریری ہال، حسن ڈائینگ ہال، ڈسپنسری کی تعمیر کمل کی۔ اپنے صدارتی دور میں متعدد بین الاقوامی کانفرنسیں منعقد کی۔ اور آپ کی کوششوں سے دنیا بھر کے علماء اور مشارک جامعہ میں تشریف لاتے رہے۔ خصوصاً سعودی عرب کے ممتاز علماء اور آئندہ حر میں جن میں الشیخ محمد بن عبداللہ اسپیل اور الشیخ صالح حمید قابل ذکر ہیں۔ میاں فضل حق میں بے پناہ خوبیاں تھیں۔ بہت جراحتمند تھے۔ اور معاملہ فہم اور قوت فیصلہ کے مالک تھے۔ آپ نے 13 جنوری 1996 کو لاہور میں رحلت فرمائی۔ اور کریم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن میں دفن ہوئے۔

☆ میان نعیم الرحمن ظاہر:

میان فضل حق کی رحلت کے بعد جامعہ سلفیہ ٹرسٹ نے بالاتفاق ان کے صاحبزادے میان نعیم الرحمن کو ٹرسٹ کا صدر کا مقرر کیا۔ میان نعیم الرحمن 1956 کو حافظ آباد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم طارق ماؤنٹ سکول میں حاصل کی۔ جب کہ دینی تعلیم جامع مسجد مبارک میں معروف عالم دین مولانا حکیم محمد ابراہیم سے حاصل کی۔ آپ نے گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے کیا۔ اور اپنے والد کے ہمراہ کار و بار میں معروف ہو گئے۔ اپنے والد کی وجہ سے علماء کرام کی محبت میں بیٹھنے اور استفادہ کا موقعہ ملا۔ بلکہ اپنے گھر میں تمام علماء اور سیاسی عوائدین کی میزبانی خود کرتے ہیں۔ جماعتی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتے۔ نیز جامعہ سلفیہ کے معلومات کو حل کرنے میں پیش پیش رہتے۔

آپ کے دور صدارت میں جامعہ سلفیہ میں نمایاں تعمیری کام ہوا۔ خستہ حال عمارتوں کو گرا کرنی جدید عمارتیں تعمیر کی گئی۔ جن میں طلبہ کے لیے ہائل، کلاس رومز اور دفاتر شامل ہیں۔ جب کہ اب جامع مسجد کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ آپ نے جامعہ سلفیہ سے وابستہ تمام بہی خواہوں معاونین علماء اور مشارک کے ساتھ نہ صرف مسلسل رابطہ رکھا۔ بلکہ اس میں مزید اضافہ کیا۔ جامعہ کے نظام و نتیجے کو ہتر بنانے میں آپ نے گہری دلچسپی لی۔ اور ماہنامہ اجلاس منعقد کیے۔ اپنی عالالت کے باوجود اجلاس میں شریک ہوتے رہے۔

ناظمین تعلیمات!

☆ مولانا محبی الدین احمد قصوری:

جامعہ سلفیہ کے پہلے ناظم تعلیمات مولانا محبی الدین احمد قصوری تھے۔ آپ کا انتخاب 1956 کو گوجرانوالہ کانفرنس کے موقع پر کیا گیا تھا۔ مولانا اپریل 1889 کو قصوری میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد مولانا عبد القادر قصوری اپنے وقت کے ممتاز عالم دین اور معروف سیاسی رہنماء تھے۔ مولانا محبی الدین قصوری نے ایک عرصہ مولانا ابوالکلام آزاد کے ساتھ بھی گزارا۔ بہت فاضل اور فہیدہ تھے۔ آپ نے 82 سال کی عمر میں 24 جنوری 1971 کو لاہور میں رحلت فرمائی۔ اور قصوری میں دفن ہوئے۔

☆ مولانا محمد اسماعیل سلفی:

آپ مختصر مدت کے لیے ناظم تعلیمات منتخب ہوئے۔ کیونکہ آپ مرکزی جمیعت اہل حدیث کے ناظم اعلیٰ بھی تھے۔ جس کی وجہ سے وہ خود اس عہدے سبکدوش ہو گئے۔

☆ مولانا عبداللہ ثانی:

آپ امرتسر میں پیدا ہوئے۔ تعلیم کی تکمیل کے بعد امرتسر کی مسجد اہل حدیث میں خطیب مقرر ہوئے۔ بہت اچھی گفتگو اور وعظ کرتے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد جزاں اولاد منتقل ہو گئے۔ اور مرکزی جامع مسجد غلدمنڈی میں خطیب مقرر ہوئے۔ ساری زندگی اسی مسجد سے وابستہ رہے۔ تمام مکاتب فکر کے لوگ آپ کا بے حد احترام کرتے تھے۔ جامعہ سلفیہ کے معاملات میں گہری دلچسپی لیتے تھے۔ خصوصاً امتحانات کے انعقاد کے وقت جامعہ میں قیام کرتے تھے۔ آپ نے 7 دسمبر 1983 کو لاہور میں انتقال فرمایا۔

☆ جامعہ سلفیہ کے ناظم عمومی حضرت مولانا عبید اللہ احرار:

مولانا عبید اللہ احرار 1900 کے لگ بھگ فیروز پور میں پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان شروع ہی سے دیندار اور شریعت پر سختی سے کاربنڈ تھا۔ ایسے ماہول میں تعلیم و تربیت کا آغاز ہوا۔ قیام پاکستان تک ہندوستان میں کئی تحریکیں چلیں۔ ایسے حالات میں آپ پر بھی ان کا گہر اثر ہوا۔ اور خصوصاً مجلس احرار کی فکر اور انداز سے بہت متأثر

ہوئے۔ اور علمی طور پر مجلس احرار میں شامل ہوئے۔

قیام پاکستان کے بعد لاکل پور منتقل ہوئے۔ یہاں آپ کی دینی و سیاسی وابستگی مرکزی جمیعت اہل حدیث کے ساتھ ہوئی۔ اور تادم مرگ ان کی مجلس عاملہ کے رکن رہے تھے۔ آپ کو اکابرین کا بے پناہ اعتماد حاصل تھا۔ خصوصاً مولانا سید محمد داؤد غزنوی، مولانا محمد اسماعیل سلفی آپ سے آپ گہر تعلق رکھتے تھے۔ جامعہ سلفیہ کے بانی رکن تھے۔ اس کے قیام میں آپ نے نمایاں کردار ادا کیا۔ چونکہ آپ لاکل پور میں رہائش پذیر تھے۔ لہذا جامعہ سلفیہ کی تغیری کی نگرانی آپ کے سپرد کی گئی۔ آپ نے دل و جان سے یہ فریضہ سر انجام دیا۔ خوب بھاگ دوڑ کی۔ دن رات محنت کی لوگوں سے تعاون اکٹھا کیا۔ تمام امور کی خود نگرانی فرماتے۔ زیادہ وقت جامعہ میں گزارتے۔ جامعہ کے لیے ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ اور ان کے تذکرے کے بغیر جامعہ کا ذکر ناکمل ہے۔ جن حضرات نے ان کو دیکھا اور ان کے کام سے اگاہ ہیں۔ آج بھی بہت اچھے لفظوں میں انہیں یاد کرتے ہیں۔

مولانا ہر دعیریز تھے۔ تمام مکاتب فکر کے لوگ ان کی بڑی قدر کرتے تھے۔ اور تمام طبقوں میں یکساں مقبول تھے۔ مولانا نے اپنی زندگی دینی کاموں کے لیے وقف کر کر رکھی تھی۔ مرکزی جمیعت الحدیث کے ساتھ گھری وابستگی آخر وقت تک قائم رہی۔ جب کہ جامعہ سلفیہ کی تغیر و ترقی میں ان کا خون پسینہ شامل ہے۔ خشت اول سے لیکر پہلے بلاک کی تعمیر تک مسلسل جامعہ سے وابستہ رہے۔ مولانا نے بھر پور زندگی گزاری۔ اور آخر کار 20 فروری 1975 کو رحلت فرمائی۔ فیصل آباد میں نماز جنازہ مولانا عبداللہ (جہاں والے) نے پڑھائی۔ اور بڑے قبرستان میں آسودہ خاک ہوئے۔ اللہم اغفر له۔

☆ حافظ محمد اسماعیل ذبیح:

آپ جامعہ سلفیہ کے ناظم تعلیمات مقرر ہوئے۔ بڑی دلچسپی سے کام کی نگرانی کرتے تھے۔ آپ بہت مہمان نواز تھے۔ بہترین مقرر تھے۔ خوش آواز اور خوش اطوار تھے۔ مولانا محمد اسماعیل سلفی کے خاص شاگرد تھے۔ مدرسہ رحمانیہ دہلی میں بھی کچھ عرصہ تعلیم حاصل کی۔ قیام پاکستان کے بعد پہلے مغل پورہ میں خطیب مقرر ہوئے۔ اس کے بعد راولپنڈی کی مرکزی جامع مسجد اہل حدیث میں خطیب مقرر ہوئے۔ اور اپنی وفات تک یہ فریضہ سر انجام دیتے رہے۔ جامعہ سلفیہ کے لیے آپ کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ آپ نے 2 مئی 1975 کو راولپنڈی میں وفات پائی۔ اور پنڈی میں دفن ہوئے۔

☆ حافظ محمد یحییٰ میر محمدی:

☆ سید حبیب الرحمن شاہ بخاری:

مولانا سید حبیب الرحمن بخاری 1943 کو اکھو ضلع فروز پور میں پیدا ہوئے۔ قسم کے بعد آپ کے اہل خانہ راجہ جنگ ضلع قصور میں رہے۔ یہی آپ نے ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد دارالعلوم تقویۃ الاسلام لاہور، جامعہ اہل حدیث دال گراں چوک میں دینی تعلیم تکمیل کی۔ آپ مولانا حافظ عبد اللہ روپڑی کے تلامذہ میں سے ہیں۔ فراغت کے بعد راولپنڈی موسن پورہ کی جامع مسجد میں بطور خطیب مقرر ہوئے۔ اور تادم مرگ اس کی خطابت کی ذمہ داری ادا کرنے رہے۔ راولپنڈی میں مسلک اہل حدیث کی ترویج میں ان کا نمایاں حصہ ہے۔ مدرسہ تدریس القرآن، دارالحدیث راولپنڈی کی نظامت کے فرائض سر انجام دیتے رہے۔ بعد میں یہ ادارہ اسلام آباد جامعہ سلفیہ اسلام آباد کے نام سے قائم ہوا۔ جس کی زمین کے حصول میں مولانا معین الدین لکھوی اور میاں فضل حق کا کردار نمایاں ہے۔ مرکزی جمیعت اہل حدیث کے نمایاں رہنماؤں میں شمار ہوتے تھے۔ مرکزی جمیعت کے ناظم تعلیمات رہے۔ آپ نے 18 اپریل 2000 کو رحلت فرمائی۔ اور راولپنڈی میں دفن ہوئے۔

☆ مولانا محمد صدیق:

آپ بھی جامعہ سلفیہ کے ناظم تعلیمات رہے ہیں۔ ان کا تفصیلی تذکرہ اساتذہ کرام میں آچکا ہے۔

جامعہ سلفیہ کے مدیران تعلیم

- | | | | |
|---------------------------------|-------------------------------------|---|-------------------------------------|
| (1) مولانا محمد اسحاق چیمہ صاحب | (2) مولانا ابو حفص عثمانی صاحب | (3) مولانا پروفیسر عبد الرحمن مدنی صاحب | (4) مولانا حافظ ثناء اللہ مدنی صاحب |
| (5) مولانا حافظ مسعود عالم صاحب | (6) ڈاکٹر حافظ عبد الرشید اظہر صاحب | (7) چودھری محمد یعنی ظفر صاحب | |

☆ مولانا محمد اسحاق چیمہ صاحب مرحوم:

جامعہ سلفیہ کے پہلے مدیر تعلیم مولانا محمد اسحاق چیمہ تھے۔ مولانا محمد اسحاق چیمہ صاحب کے آبا و اجداد ستر یاں کے قریب گاؤں ملکھاں والہ سے لاکل پور کے قریب چک نمبر 262 میں آ کر آباد ہو گئے۔ ان کی ولادت 15 مئی 1921 کو ملکھاں والا ضلع لاکل پور میں ہی ہوئی۔ مولانا چیمہ صاحب نے ابتدائی تعلیم گاؤں میں حاصل

کی۔ اس کے بعد دینی تعلیم کے لیے متعدد جید علماء کرام سے استفادہ کیا۔ اور باقاعدہ سنفراغت حاصل کی۔ آپ شروع میں ہی بہت ذہین اور ہوشیار تھے۔ مجلسی گفتگو کے شہسوار تھے۔ معاملہ ہم اور قوت فیصلہ کے مالک تھے۔ فوراً بات کی طے کوئی نیچ جاتے۔ اور دوسروں کی بات کا جواب ایسے سلیقے سے دیتے تھے۔ کہ جس میں کام بھی بن جاتا اور بات کرنے والا محسوس بھی نہ کرتا۔

آپ ایک تک عرصہ تدریسی خدمات سر انجام دیتے رہے۔ بہت کامیاب مدرس تھے۔ آپ کے شاگردوں کا بڑا وسیع حلقة تھا۔ کاروبار میں بھی وقت دیتے تھے۔ لیکن جماعتی ذمہ داریوں سے کبھی غافل نہ ہوئے۔ مرکزی جمیعت اہل حدیث کی مجلس عاملہ نے جامعہ سلفیہ کے لیے آپ کا انتخاب کیا تھا۔ جامعہ سلفیہ کے ابتدائی دور میں آپ نے احباب کے ساتھ ملکر جامعہ کی تعمیر و ترقی کے لیے بہت محنت کی۔ اور طلبہ کے لیے رہائش کمرے تعمیر کیے۔ آپ بلاناغہ جامعہ میں تشریف لاتے۔ بعض عربی ادب کی کتابیں پڑھاتے۔ اور باقی وقت تعلیمی و انتظامی امور سر انجام دیتے تھے۔

مولانا محمد اسحاق چیمہ مرحوم نے بہت تحرک زندگی گزاری۔ ان کی زندگی کا یادگار کام مرکزی جمیعت الہمحدیث کے دو دھڑوں میں صلح کروانا ہے۔ جس میں ایک طرف ان کی ذات تھی۔ جنہوں نے علامہ احسان الہی ظہیر گروپ کی نمائندگی کی۔ جب کہ دوسری طرف لکھوی گروپ کی نمائندگی میاں فضل حق نے کی تھی۔ اور ان دونوں شخصیات کی مسائی سے آج تمام اہل حدیث مرکزی جمیعت اہل حدیث کے مضبوط پلیٹ فارم پر جمع ہیں۔ جو اہل حدیث حضرات کی حقیقی نمائندہ جماعت ہے۔
مولانا محمد اسحاق چیمہ نے 23 مارچ 1993ء بمقابلہ 29 رمضان المبارک نماز تراویح کے بعد حرکت قلب بند ہونے سے رحلت فرمائے۔ اور اپنے آبائی گاؤں میں دفن ہوئے۔

☆ مولانا ابو حفص عثمانی صاحب مرحوم :-

مولانا ابو حفص عثمانی 1910ء میں موضع داخل ضلع ڈیرہ غازیخاں میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی زندگی بڑی غربت میں گزاری۔ تعلیم کا آغاز علاقے کے مشہور بزرگ سردار احمد خاں سے حاصل کی۔ بعد ازاں ملتان جا کر مولانا عبد التواب ملتانی مرحوم سے درس نظامی کی کتابیں پڑھیں۔ آپ کے اساتذہ میں مولانا میر ابراہیم سیاکلوٹی بھی شامل ہیں۔ بہت اچھی گفتگو کرتے تھے۔ وعظ اور درس دیا کرتے تھے۔ سرکاری ملازمت کے سلسلے میں آپ خوشاپ میں تھے۔ کہ میاں فضل حق صاحب سے ملاقات ہو گئی۔ انہوں نے جامعہ سلفیہ میں مدیر اعلیٰ تعلیم کی خدمت سر انجام دینے پر راضی کر لیا۔ لہذا سرکاری ملازمت کو خیر باد کہا۔ اور جامعہ سلفیہ تشریف لے آئے۔ کئی سال تک اس منصب پر خدمت سر انجام دیتے رہے۔ بعد ازاں واپس ڈیرہ غازیخاں تشریف لے گئے۔ اور مرکزی جامع مسجد اہل حدیث کے خطیب مقرر ہو گئے۔ آپ دو مرتبہ جامعہ کے مدیر اعلیٰ تعلیم رہے۔ دوسری مرتبہ 1976ء میں جب پروفیسر مولانا عبد الرحمن صاحب نے مدیر اعلیٰ تعلیم کے منصب سے بوجہہ استغفار دے دیا۔ تو میاں فضل حق مرحوم نے انہیں دوبارہ مدیر اعلیٰ تعلیم مقرر کر دیا۔ دوسرے دور میں آپ کافی کمزور ہو چکے تھے۔ اس کے باوجود انتظامات پر کافی گرفت تھی۔ طلبہ نظم و نسق کی سختی سے پابندی کرتے تھے۔ لیکن کمزوری اور طبیعت کی خرابی کے باعث آپ نے استغفار دے دیا۔ اور واپس اپنے گاؤں آڑہ دائرہ دین پناہ چلے گئے۔ اور وہیں 29 مارچ 1982ء کو خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کا جنازہ مولانا فضل کریم نے پڑھایا۔ اور وہیں دفن ہوئے۔

☆ مولانا اپروفیسر عبید الرحمن صاحب :-

مولانا اپروفیسر عبید الرحمن رحمہ اللہ نے کاموئی میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اور اعلیٰ تعلیم مدینہ یونیورسٹی میں مکمل کی۔ ایم اے عربی پنجاب یونیورسٹی سے کیا۔ میاں فضل حق مرحوم نے جب 1970ء میں مدینہ یونیورسٹی کا دورہ کیا۔ تو آپ کی ملاقات پروفیسر مرحوم سے ہوئی۔ جن کی وساطت سے آپ اشیخ ابن باز رئیس الجامعہ الاسلامیہ سے ملے۔ اور جامعہ سلفیہ کامدینہ یونیورسٹی سے الحاق (معادلہ) ہوا۔ اور انہی کی کوششوں سے اشیخ ابن باز رحمہ اللہ نے جامعہ سلفیہ کے لیے دو اساتذہ کا تقرر فرمایا۔ جس کے لیے میاں فضل حق مرحوم نے حضرت مولانا حافظ ثناء اللہ مدینی اور پروفیسر عبید الرحمن مدینی کے نام تجویز کیے۔ یہ دونوں عالی مرتبہ اساتذہ جامعہ میں تشریف لائے۔ تو ان کی کوششوں سے جامعہ سلفیہ کاظم و نسق، نصاب تعلیم اور طریقہ کار تبدیل ہو گیا۔ اس کے بعد عرب اساتذہ کرام تشریف لائے۔ جن کوششوں سے جامعہ کے نصاب میں انقلابی تبدیلیاں کی گئی۔ جن کے اثرات پاکستان بھر کے تعلیمی اداروں پر ہوئے۔

پروفیسر عبید الرحمن بہت نظمی اور عالی ہمت مدیر تعلیم تھے۔ دینی تعلیم کے ساتھ دنیاوی علوم پر بھی مہارت رکھتے تھے۔ خصوصاً عالم اسلام سے باخبر تھے۔ اور مسلمانوں کی زیور حالی پر ہمیشہ دل گرفتہ رہتے تھے۔ اور مسلمانوں کی نشأۃ ثانیہ کے لیے تحریکی جماعتوں کی حمایت کرتے تھے۔ طلبہ کی بھی فکری اور نظریاتی تربیت کرتے۔ اور عالم اسلام کے ممتاز اسلامی قائدین کے احوال اور ان کی تحریکی کتابوں کے مطالعہ پر زور دیتے تھے۔

جامعہ سلفیہ کے طلبہ کاظم و نسق اور حاضری کا پابند بنانے میں انہوں نے بڑی محنت کی۔ نظام امتحانات میں تبدیلیاں لائے۔ اور جامعہ کا بیرون ملک تعارف کرانے میں

بڑا کردار ادا کیا۔ آپ بہت مخلص، محنتی اور دیانتدار تھے۔ جامعہ کی تعمیر و ترقی کے لیے فکر مندر ہتھے تھے۔ 1976ء میں جامعہ سے استغفار دے کر لا ہو منتقل ہو گئے۔ کافی عرصہ تک پنجاب یونیورسٹی سے وابستہ رہے۔ آپ کی رہائش کا موکنی میں تھی۔ خطبہ جمع بھی دیتے تھے۔ آپ کو حرکت قلب بند ہونے سے رحلت فرمائی گئی۔ مولانا محمد اسلام سلیمانی نے آپ کا نمازہ جنازہ پڑھایا۔ اور کا موکنی میں دفن ہوئے۔

☆ مولانا ابو حفص عثمانی رحمہ اللہ:

مولانا پروفیسر عبید الرحمن مرہوم کے بعد مولانا ابو حفص عثمانی دوبارہ مدیر تعلیم مقرر ہوئے۔ آپ 1976ء سے 1978ء تک اس منصب پر رہے۔ ان کی تفصیل پہلے گز رچکی ہے۔

☆ مولانا حافظ ثناء اللہ مدنی صاحب:

مولانا ابو حفص عثمانی مرہوم کے بعد 1978ء میں حافظ صاحب حفظہ اللہ مدیر تعلیم مقرر ہوئے۔ آپ نے جامعہ سلفیہ کے نظم و نسق میں توازن پیدا کیا۔ آپ کے عہد میں سب سے زیادہ طلبہ مدینہ یونیورسٹی قبول ہوئے۔ آپ تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت پر توجہ دیتے۔ اور قانون شکنی پر شدید مواغذہ کرتے تھے۔ آپ کی شخصیت بہت باوقار اور بارع بھی۔ جس کے باعث طلبہ آپ کا بہت احترام کرتے اور قواعد و اخواب طبی پابندی کرتے۔ آپ خود دفتر میں نہیں بیٹھتے۔ شروع میں مولانا محمد یاسین ظفر ناظم دفتر مقرر ہوئے۔ تمام دفتر امور وہ سرانجام دیتے۔ مگر دستاویزات پر حضرت حافظ صاحب بطور مدیر تعلیم دستخط کرتے تھے۔ مولانا یاسین ظفر 1978ء میں اعلیٰ تعلیم کے لیے سعودی عرب روانہ ہو گئے۔ تو ان کی جگہ مولانا عبدالحنان تشریف لے آئے۔ جو کہ 1982ء تک اس منصب پر رہے۔ حضرت حافظ ثناء اللہ مدنی 1981ء میں لاہور چلے گئے۔

☆ حضرت مولانا حافظ مسعود عالم صاحب:

حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ جماعت اہل حدیث کے ممتاز عالم دین اور روحانی پیشوامولانا بھی شریپوری کے بڑے صاحب زادے ہیں۔ دینی تعلیم کے لیے آپ نے جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ کا انتخاب کیا۔ جہاں آپ نے اپنے وقت کے ممتاز اساتذہ مولانا ابوالبرکات سے حدیث اور مولانا محمد عظیم صاحب سے ادب کی کتب پڑھیں۔ آپ کے رفقاء میں ممتاز دانشور مولانا محمود میر پوری مرہوم شامل تھے۔ جن کی محبت نے آپ میں کتب بینی کا شوق پیدا کیا۔ بخاری شریف محدث عصر حضرت العلام حافظ محمد گوندل اویس سے پڑھی۔ اس کے بعد آپ جامعہ سلفیہ تشریف لائے۔ اور آخری کلاس میں داخل ہوئے۔ اور آپ کے ہم سبق حضرت عبدالحمید ازہر (خطیب راولپنڈی) بھی تھے۔ یہاں آپ نے حضرت عبداللہ بڈھیما لوی مرہوم سے اہم درسی کتب اور دوبارہ بخاری شریف پڑھی۔ سالانہ امتحانات میں نمایاں کامیابی پر آپ اور حافظ عبدالحمید ازہر کا داخلہ مدینہ یونیورسٹی ہوا۔ یہ پہلے طالب علم تھے۔ جو جامعہ سلفیہ سے مدینہ یونیورسٹی میں داخل ہوئے۔

حافظ صاحب وفقہ اللہ 1981ء سے 1985ء تک جامعہ میں مدیر تعلیم رہے۔ آپ میں بے پناہ خوبیاں ہیں۔ آپ صالیحیت اور صلاحیت کے اوصاف حمیدہ سے بہرہ ور ہیں۔ بہت عمدہ گفتگو کرتے ہیں۔ اور آپ کی تحریر رقع ادب ہوتی ہیں۔

بہت زم دل اور مشق ہیں۔ جامعہ سلفیہ کے نظم و نسق کو بہتر بنانے میں آپ نے کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ اور 1985ء کو آپ جامعہ ابی بکر کراچی تشریف لے گئے۔ چند سال بعد دوبارہ بطور شیخ التفسیر جامعہ سلفیہ تشریف لے آئے۔

☆ ڈاکٹر حافظ عبد الرشید اظہر صاحب:

شیوخ الحدیث جامعہ سلفیہ:-

جامعہ سلفیہ کے قیام سے اب تک جن عالی مرتبہ محدثین نے جامعہ سلفیہ میں بطور شیخ الحدیث خدمات سرانجام دیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

☆ مولانا عطاء اللہ حنفی بھو جیانی رحمہ اللہ:

مولانا عطاء اللہ حنفی لگ بھگ 1909ء میں بھوجیاں ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے۔ مولانا نے ابتدائی تعلیم اپنی بستی کے مدرسہ میں حاصل کی۔ اس کے بعد دہلی تشریف لے گئے۔ آپ کے اساتذہ میں مولانا عبدالجبار کھنڈ بیلوی، مولانا شرف الدین دھلوی، مولانا عطاء اللہ لکھوی، مولانا حافظ محمد گوندل اویس کے ساتھ تھیں۔ آپ کے اساتذہ میں مصروف رہے۔ فراغت کے بعد مختلف مقامات پر تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ تدریس کے ساتھ آپ نے بہت عمدہ تصنیفی کام بھی کیا۔ جس میں شہرہ آفاق تصنیف نسائی شریف کی شرح تعلیقات السلفیہ ہے۔ جسے عرب و ہجوم میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

مولانا جامعہ سلفیہ کے ادیین شیخ الحدیث تھے۔ جب جامعہ سلفیہ کا آغاز لاہور میں ہوا تھا۔ انہوں نے بڑی محنت اور خلوص کے ساتھ یہ خدمت سرانجام دی۔ مولانا 2

اور 3 اکتوبر 1987 کی درمیانی شب کولا ہو رہا میں وفات پا گئے۔ اور میانی صاحب کے قبرستان میں سپردخاک کیے گئے۔

☆ حضرت مولانا حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ :

حضرت حافظ محمد گوندلوی 1897 کو گوندلال والائیں پیدا ہوئے۔ ان کے والد گرامی فضل دین بہت صالح اور پرہیزگار تھے۔ آٹھ سال کو پنچتو والد گرامی کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد والدہ ماجدہ نے مدرسہ غزنیوی ام ترسیج بھیج دیا۔ اس کے بعد ملی چلے گئے۔ دینی تعلیم کے ساتھ حکیم جمل کے طیب کانج میں طب کی سند حاصل کی۔ علم و فضل میں آپ نے کمال درجہ حاصل کیا۔ اور بر صغیر پاک وہند میں آپ کے پائے کا کوئی محدث نہ تھا۔ تدریس حدیث میں آپ کو ممتاز مقام حاصل تھا۔ اور علماء کرام دور دراز سے علم حدیث پڑھنے کے لیے تشریف لاتے۔ آپ کی شہرت عرب ممالک بھی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ جب اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ کا قیام عمل میں آیا۔ تو حدیث کی تدریس کے لیے آپ کی خدمات حاصل کی گئی۔ آپ کچھ عرصہ کے لیے یہ خدمت سرانجام دیتے رہے۔

آپ جامعہ سلفیہ کے درسرے شیخ الحدیث مقرر ہوئے۔ جب جامعہ سلفیہ کولا ہو رہے فیصل آباد منتقل کر دیا گیا تھا۔ اکابرین کی خصوصی درخواست پر آپ نے یہ منصب قبول کیا۔ 4 جون 1985 کو رحلت فرمائی۔ اور گوجرانوالہ میں دفن ہوئے۔ اللہم اغفر له وارحمه۔

☆ حضرت مولانا حافظ عبد اللہ بدھیمالوی رحمہ اللہ :

آپ کیم مارچ 1909 کو بدھیما ضلع فروزو پور میں پیدا ہوئے۔

☆ حضرت مولانا محمد عبد الفلاح رحمہ اللہ :

آپ جولائی 1917 کو موضع وٹوان ضلع فیروز پور میں پیدا ہوئے۔ وٹوبرا دری سے تعلق تھا۔ ابتدائی تعلیم جس میں سکول اور دینیات اپنے گاؤں میں حاصل کی۔ پھر بدھیما میں پڑھتے رہے۔ اس کے بعد ملی تشریف لے گئے۔ ملی کی معروف مسجد فتح پوری میں تحصیل علم کیا۔ اور آخر میں حضرت حافظ محمد گوندلوی مرحوم سے گوجرانوالہ میں بخاری شریف پڑھی۔

فراغت کے بعد تدریس کے میدان میں آگے۔ آپ نے گوجرانوالہ، اوڈانوالہ، اوکاڑہ، فیصل آباد میں تدریسی فرائض سرانجام دیئے۔ خصوصاً جامعہ سلفیہ میں بڑی کتب کے علاوہ بخاری شریف پڑھاتے تھے۔

آپ کو تنبیہم کا ملکہ حاصل تھا۔ مختصر مرجامع گفتگو کرتے۔ اور تدریس کا حق ادا کر دیتے۔ مشکل سے مشکل بحث کو آسانی کے ساتھ سمجھا دیتے۔ تصنیف و تالیف اور ترجمہ کا عمدہ ذوق پایا تھا۔ آپ نے کئی یادگار تصنیف چھوڑی ہیں۔ جن میں معروف ترین اشرف الحواثی ہے۔ جو کہ قرآن حکیم پر مختصر تفسیر ہے۔

آپ دو مرتبہ جامعہ سلفیہ میں بطور شیخ الحدیث رہے ہیں۔ دوسری مرتبہ جب آپ اس منصب پر فائز ہوئے۔ تو آپ گلے کے مریض بن گئے۔ زیادہ بلند آواز میں بات نہ کر سکتے تھے۔ جس سے طلبہ آپ کی گفتگو نہ سکتے تھے۔ مائیک کا انتظام کرنے کے باوجود بات نہ بنی۔ تو پھر خود ہی مستغفی ہو گئے۔ لیکن جامعہ کی انتظامیہ نے آپ کا وظیفہ برابر جاری رکھا۔

آپ نے حاجی آباد فیصل آباد میں رحلت فرمائی۔ جامعہ سلفیہ میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اور گاؤں نزد تاندليانوالہ میں سپردخاک کئے گئے۔

☆ حضرت مولانا پیر محمد یعقوب قربیشی رحمہ اللہ :

آپ 1926 کو چک حافظان ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم جہلم میں حاصل کی۔ بعد ازاں گوجرانوالہ اور اوڈانوالہ میں پڑھتے رہے۔ آپ نے اساتذہ میں مولانا حافظ محمد گوندلوی، مولانا محمد اسماعیل سلفی، مولانا حسینی شامل ہیں۔ مختلف مدراس میں تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے۔ عربی ادب سے خاص لگا تھا۔ جامعہ سلفیہ میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے۔ اور اس کے ساتھ دیگر کتب بھی پڑھاتے تھے۔ آپ نے 20 جولائی 2003 کو فیصل آباد میں رحلت فرمائی۔ جامعہ سلفیہ میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ اور پہنچانے کا گاؤں حافظان والہ میں سپردخاک ہوئے۔

☆ حضرت مولانا محمد صدیق رحمہ اللہ :

مولانا محمد صدیق خاں بلوچ تاندليانوالہ کے قریب کرپالہ گاؤں میں 4 فروری 1921 کو پیدا ہوئے۔ آپ کا پہلا نام صادق علی تھا۔ لیکن ایک دینی علوم پڑھتے ہوئے آپ نے اپنा� نام محمد صدیق رکھ لیا۔ آپ نے بڑی عمر میں دینی تعلیم حاصل کرنا شروع کی۔ مولانا محمد باقر کے مدرسہ جمک دادو کارخ کیا۔ ان کی شفقت محبت اور خصوصی

توجہ سے آپ نے تعلیم مکمل کی۔ آپ کے اساتذہ میں مولانا حافظ عبد اللہ بڈھیما لوی مرحوم بھی شامل ہیں۔ آپ بہت جرأت مند بہادر اور نذر تھے۔ آپ لا جواب اور مثالی خطیب تھے۔ بہت مرتب گفتگو کرتے۔ بہت اچھا شعری ذوق رکھتے۔ اور اپنی تقریر کو اشعار سے مزین فرماتے تھے۔ شعیت پر وسیع مطالعہ تھا۔ اور اہم امتیازی مسائل میں مناظرہ کرتے تھے۔ جامع مسجد امین پور بازار میں خطیب مقرر ہوئے تو آپ کی علمی اور عوامی تلقنوں نے لوگوں کے دل موجہ لیے۔ جامع مسجد میں جگہ کم پڑ جاتی اور اکثر بازار کو بند کر کے صفیں پچھائی جاتی تھیں۔ کتاب و سنت کی دعوت عام دیتے۔ اور آپ کی موثر گفتگو سے متاثر ہو کر لا تعداد لوگوں نے اپنی فکر اور نظریہ کو تبدیل کیا۔ اور آج فیصل آباد میں اہل حدیث مکتبہ فکر کو اہمیت حاصل ہے۔ یہ مولانا کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

آپ کا جامعہ سلفیہ کے ساتھ بھی بڑا گھر اتعلق رہا۔ ابتداء میں آپ دیگر رفقاء مثلاً مولانا محمد رفیق مدن پوری، مولانا محمد اسحاق چیمہ کے ہمراہ دیہاتوں میں بھی جاتے۔ اور جامعہ کے لیے گندم اور تعاون حاصل کرتے تھے۔ بعد میں آپ کو جامعہ کاظم مقرر کر دیا گیا۔ آپ کا جامعہ سلفیہ میں بطور شیخ الحدیث خدمات سرانجام دیتے رہے۔ آپ کا اسلوب تدریس بہت منفرد ہوتا تھا۔ موجودہ حالات پر گھری نظر ہوتی اور جدید مسائل کو کتاب و سنت سے حل کرنے کی بھروسہ کو شکست کرتے تھے۔

آپ سیاست میں بھی حصہ لیتے۔ 1977ء میں آپ نے تاندیلیاںوالہ سے ممبر قومی اسمبلی کے لیے الیکشن میں حصہ لیا۔ لیکن بھٹو کی دھاندی کاشکار ہوئے۔ آپ طویل عرصہ بیمار رہے۔ شوگر، فالج کے حملے نے آپ کو معدود کر دیا۔ اس طرح یہ عظیم استاذ مناظر، خطیب ادیب، سیاستدان اور نذر قائد زندگی کی بہاریں دیکھ کر جنت الفردوس کو سدھار گیا۔ اللہم اغفر له وارحمه۔

☆ حضرت مولانا سلطان محمود رحمہ اللہ (جلال پوری)

مولانا سلطان محمود 1903ء کے قریب پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد آپ نے وقت کے ممتاز علماء مولانا عبدالحق مہاجر کی اور مولانا عبد التواب ملتانی سے کتب حدیث پڑھیں۔

آپ نے زندگی کا بیشتر حصہ جلال پور پیر والا میں گزارا۔ دینی مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ اور اسے بام عروج پر پہنچایا۔ ادارے کا تعلیمی معیار بہت بلند تھا۔ خصوصاً نحو و صرف پر خصوصی توجہ دی جاتی۔ آپ کے بے شمار تلامذہ میں جو آج بھی اہم عہدوں پر متمکن ہیں۔

میاں فضل حق رحمہ اللہ کے اسرار پر ایک سال کے لیے جامعہ سلفیہ میں بطور شیخ الحدیث تشریف لائے۔ علم و عمل میں کیتا تھے۔ بہت سادہ مگر باوقار زندگی گزاری۔ اپنے شاگردوں میں خودی پیدا کرتے تھے۔ آپ کا انتقال 4 نومبر 1995ء کو جلال پور میں ہوا۔ اور وہیں آسودہ خاک ہیں۔ اللہم اغفر له وارحمه۔

☆ حضرت مولانا شناء اللہ مدنی حفظہ اللہ

مولانا حافظ ثناء اللہ مدنی فروری 1940ء کو ضلع لاہور کے ایک گاؤں کلن میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم سرہانی کلاں ضلع تصویر میں حاصل کی۔ اس کے بعد دینی تعلیم کے لیے جامع مسجد قدس چوک دا لگراں کا رخ کیا۔ جہاں اپنے وقت کے ممتاز محدث اور مفتی مولانا حافظ عبد اللہ روپڑی مسند تدریس پر جلوہ افروز تھے۔ آپ نے بڑی عرق ریزی کے ساتھ تعلیم حاصل کی۔ اور اپنے استاذ حافظ عبد اللہ روپڑی کی خصوصی توجہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ آپ کے رفقاء میں مولانا عبد السلام کیلانی رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔ اس کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لیے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے الشریعہ میں اعلیٰ ڈگری حاصل کی۔ خصوصاً اشیخ ابن باز سے بھروسہ استفادہ کیا۔ آپ کے اساتذہ کرام میں مولانا حافظ عبد اللہ روپڑی، حضرت مولانا حافظ محمد گوندلوی، مولانا محمد عبد الغفار حسن، اشیخ ابن باز، علامہ ناصر الدین البانی، اشیخ محمد امین شقیطی، اشیخ شیعیہ الحمد، اشیخ عبدالحسن العباد، اشیخ جماد انصاری خصوصی طور پر شامل ہیں۔

آپ نے مختلف تعلیمی اداروں میں تدریسی فرائض سرانجام دیئے۔ لیکن بہترین تدریسی وقت جامعہ سلفیہ میں گزارہ۔ آپ یہاں ابو داؤد، بدایۃ الجتہد جسے اہم اساق پڑھاتے رہے۔ اور پھر شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہوئے۔ آپ کا اسلوب تدریس بہت منفرد اور متاثر کن تھا۔ پڑھنے والوں کے لیے سوالات کی گنجائش نہ رہتی۔ اور مالہ و ما علیہ پر بہترین بحث کرتے اور دلائل، راجح قول کو بیان کرتے۔

آپ کے تلامذہ کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ جن میں بعض ممتاز مناصب پر تعلیمی انتظامی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ان میں مولانا حافظ محمد شریف، مولانا محمد یوس بٹ، پروفیسر لیین ظفر، مولانا عبدالعزیم یزدانی، مولانا عبد الرشید مرحوم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

آپ اب تک تقریباً 45 مرتبہ بخاری شریف پڑھا چکے ہیں۔ اور آج کل لاہور میں علماء کی خصوصی تعلیم و تربیت کا اہتمام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت فرمائے۔ امین۔

☆ مولانا حافظ احمد اللہ بڈھیمالوی رحمہ اللہ

مولانا حافظ احمد اللہ 19 فروری 1919 کو ضلع فیروز پور کے ایک گاؤں بڈھیماں میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گاؤں میں حاصل کی۔ پھر دینی تعلیم کے لیے قریبی گاؤں لکھوکے میں تشریف لے گئے۔ آپ کے اساتذہ کرام میں مولانا عطاء اللہ لکھوی، مولانا حافظ محمد گوندوی، مولانا محمد اسماعیل سلفی شامل ہیں۔

قیام پاکستان کے بعد سنتا نہ بگھے کے قریب چک نمبر 36 گ۔ ب میں سکونت اختیار کی۔ مختلف مقامات پر تدریسی فرائض سرانجام دیئے۔ جس میں دارالحدیث اوکاڑہ، جامعہ اسلامیہ ڈھلیانہ، تدریس القرآن راولپنڈی، مدرسہ دار القرآن والحدیث جناح کالونی فیصل آباد اور جامعہ سلفیہ فیصل آباد شامل ہے۔ یہاں آپ نے بطور شیخ الحدیث خدمات سرانجام دیں۔ اور بہترین وقت گزارہ۔ آپ کی آواز میں خصوصی رعب تھا۔ طلبہ کی تعلیم کے ساتھ تربیت کی۔ اور شفقت و محبت سے پیش آئے۔ بہت سادہ مگر خود اور تھے۔ آپ بہت صاحح اور پرہیز گار تھے۔

آپ جھوک دادو کے معروف طالبات کے مدرسہ میں امتحان لینے میں مصروف تھے۔ بخاری شریف سامنے کھلی ہوئی تھی۔ کہ اچانک حرکت قلب بن دہونے سے رحلت فرمائے۔ آپ کی تاریخ وفات 28 نومبر 1998 ہے۔ نماز جنازہ آبائی گاؤں میں آپ کے صاحبزادے شیخ الحدیث مولانا عبد العزیز علوی نے پڑھائی۔ اور وہیں دفن ہوئے۔

☆ حضرت مولانا حافظ عبد العزیز علوی صاحب حفظہ اللہ

جامعہ سلفیہ کے موجودہ شیخ الحدیث مولانا حافظ عبد العزیز علوی مولانا حافظ احمد اللہ بڈھیماں علوی رحمہ اللہ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ آپ کا 15 فروری 1943 کو بڈھیماں ضلع فیروز پور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کا آغاز سکول سے کیا۔ بہت ذہین تھے۔ میڑک کرنے کے بعد دینی تعلیم کا رخ کیا۔ اور مدرسہ دار القرآن والحدیث فیصل آباد میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد جامعہ محمدیہ اوکاڑہ اور جامعہ عباسیہ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ میں مولانا محمد عبد الغلام، مولانا عبد الرشید نعمانی، مولانا حافظ احمد اللہ بڈھیماں علوی، مولانا عبد اللہ امجد چھتوی شامل ہیں۔

مختلف مقامات پر تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ اور آپ 1987 سے جامعہ میں بطور شیخ الحدیث خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ بہت محنتی اور صاحب مطالعہ ہیں۔ بڑے خلوص اور محنت سے پڑھاتے ہیں۔ پڑھانے کے ساتھ لکھنے کا ذوق بھی پایا جاتا ہے۔ صحیح مسلم کی اردو شرح مکمل کر کچے ہیں اور آجکل طبع کے مرحلے میں ہے۔

☆ فضلاء جامعہ سلفیہ:

فضلاء جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی نہرست کافی طویل ہے۔ جس کا ذکر یہاں مقصود ہے۔ لیکن ان میں سے کچھ نام ایسے ضرور ہیں۔ جنہوں نے دائیٰ نیک نامی کمائی۔ اور شہرت کی بلندیوں کو پہنچے۔ اپنا اور اپنے ادارے جامعہ سلفیہ کے ساتھ وطن عزیز کا نام بھی روشن کیا۔ ان میں سے بعض کا تعلق پاکستان سے اور بعض کا تعلق دیگر ممالک سے ہے۔ جن کا تذکرہ خیر ہم ”غیر ملکی طلبہ اور جامعہ سلفیہ“ کے ضمن میں کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

پاکستان سے تعلق رکھنے والے علماء اور مشائخ جنہوں نے علمی دنیا میں بلند مقام حاصل کیا۔ ان میں سے بعض شیوخ الحدیث کے منصب جلیلہ پرفائز ہوئے۔ بعض اعلیٰ پائے کے خطیب اور شعلہ بیان مقرر ہوئے۔ بعض ممتاز دانشوروں میں شمار ہوئے۔ بعض نے تصنیفی اور تحقیقی میدان میں نام کمایا۔ بعض نہایت اعلیٰ نظم بنے۔ بعض میں

فائدانہ صلاحیتیں رنگ لا سکیں۔ اور بعض نے مجاہدناہ کردار ادا کر کے رب تعالیٰ کو راضی کر لیا۔ جامعہ سلفیہ کے مختلف رنگ اس گلستان کی ماند ہیں۔ جہاں دنیا بھر کے پھول اپنی مختلف بناؤں کے ساتھ نہایت خوبصورتی سے کھلے ہوئے ہیں۔ مگر ان کی مٹی ان کا پانی الگ ہے۔ اور یہی جامعہ سلفیہ کا امتیاز ہے کہ اس کا نظام تعلیم کتاب و سنت پر منی ہے۔ اور اس سے تیار ہونے والے علماء اپنے اسلوب میں منفرد اور یکتا ہیں۔ یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ اور قیامت تک جاری رہے گا۔ ان شاء اللہ۔

جامعہ سلفیہ کے فضلاء میں سے اکثر علماء مسند تدریس پر فائز ہوئے۔ جن پر بھر پورا اعتماد کیا جاتا ہے۔ یہ علماء اکثر مدارس میں شیوخ الحدیث کے منصب پر فائز ہوئے۔ ان میں وہ اول فضلاء خصوصیت کے شامل ہیں۔ جنہوں نے اکابر علماء سے پڑھا۔ ان میں سے مولانا قدرت اللہ فوق، مولانا حافظ بنیامین طور، مولانا عبدالرشید گوہڑوی، مولانا حافظ عزیز الرحمن لکھوی وغیرہ شامل ہیں۔

اب بھی پاکستان کے اکثر مدارس میں جامعہ سلفیہ کے فضلاء کسی نہ کسی شکل میں موجود ہیں۔ اور انتظامی امور، تدریسی خدمت بحسن و خوبی سرانجام دے رہے ہیں۔ ان میں قاضی محمد اسلم سیف، مولانا حافظ عبد الرشید اظہر، مولانا عبد الرحمن چیمہ، مولانا عبد الحمید ازھر، مولانا حافظ مسعود عالم، مولانا حافظ محمد شریف، مولانا محمد یونس بٹ، مفتی عبدالحنان، مولانا محمد یسین ظفر، مولانا زیر احمد ظہیر، مولانا قاری محمد ابراہیم میر محمدی، مولانا عبد الواحد بلتستانی، مولانا عبد الرشید مرحوم، مولانا ابراہیم خلیل، مولانا افتخار احمد الازھری، مولانا محمد داؤد سیف مرحوم،

جامعہ سلفیہ کے فضلاء میں دونام ایسے بھی ہیں۔ جونہ صرف پاکستان بلکہ یروں ملک بھی قدر و منزلت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ ان میں ایک انتہائی معترنام حضرت علامہ احسان الہی ظہیر کا ہے۔ جنہوں نے جامعہ سلفیہ سے فیض پایا۔ اور اس کے بعد مدینہ یونیورسٹی سے اپنی اعلیٰ تعلیم مکمل کی۔ شعلہ نواخطیب بنے۔ برصغیر میں ان کے پایہ کا کوئی خطیب نہ تھا۔ جن کی گن گرج سے پورا پنڈال دھل جاتا۔ اور بقول شورش کاشمیری کے الفاظ ہاتھ باندھ کر ان کے سامنے کھڑے ہوتے۔ اور علامہ صاحب ان کا استعمال اپنی مرضی سے کرتے۔ انہیں اردو، فارسی اور عربی پر مکمل عبور حاصل تھا۔ کتاب و سنت کے علوم سے بہرہ مند تھے۔ سیرت، تاریخ پر گھری نظر تھی۔ حالات حاضرہ اور سیاست سے خصوصی دلچسپی تھی۔ ختم نبوت کا سنتھ ہو یا عظمت صحابہ کی کافرنیس حق گوئی بے با کی کی لا جواب مثال تھے۔ اور ایسی عالماںہ فاضلانہ ناقدانہ گفتگو کرتے۔ کہ ان کے مدقائق ممتاز ہوئے بغیر نہ رہتے۔ دلائل و برائیں کے انبار لگا دیتے۔ آپ سیاسی میدان میں قدم رکھتے تھے۔ سیاسی جلسوں میں آپ کا خطاب حرف آخر ہوتا۔ ان کے بعد لوگ کسی کی بات سننا پسند نہ کرتے۔ اور پورے مجتمع کا پانی گرویدہ بنالیتے تھے۔

آپ خطابت کے ساتھ ساتھ تصمیمی میدان میں بھی کام کرتے۔ مذاہب اور فرق باطلہ پر وسیع مطالعہ تھا۔ اور متعدد کتب شائع ہو کر علمی حلقوں کو ممتاز کرچکی ہیں۔ علمی حالات پر بھی گھری نظر رکھتے۔ عراق، ایران جنگ میں متعدد بار عراق گئے۔ اور امت مسلمہ میں اتحاد بیکھی کی کوشش کرتے رہے۔ جس کی سزا انہیں دی گئی۔ اور آپ 23 مارچ 1987 کو لاہور بم دھماکے میں شدید زخمی ہوئے۔ اور 27 مارچ کو سعودی عرب میں رحلت فرمائے۔ اور جنت القیع میں مدفن ہوئے۔ اللهم اغفر له وارحمه۔ دوسرا نام مولانا پروفیسر ابو بکر غزنوی کا ہے۔ جو سلسلہ غزنویہ کا روش چراغ تھے۔ اپنے آناؤ اجداد سے انہیں سلوک کی منزلیں ورثے میں ملی۔ آپ کے والد ماجد مولانا سید محمد داؤد غزنوی جامعہ سلفیہ کے بانی ہیں۔ انہی سے فیض پایا۔ اور مزید ریاضت اور تحصیل علم کے لیے جامعہ سلفیہ میں داخل ہوئے۔ فراغت کے بعد یونیورسٹی کی تعلیم مکمل کی۔ اور آپ اپنی صلاحیت دیگر بے پناہ خوبیوں کی وجہ سے انجیئر نگ یونیورسٹی میں شعبہ اسلامیات میں لیکچر انتخاب ہوئے۔ اور پھر اسی شعبے کے سربراہ مقرون ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد انہیں اسلامک میونیورسٹی بہاولپور کا اس چانسلر بنادیا گیا۔ لیکن زندگی نے وقارنے کی اور لندن میں رحلت فرمائے۔ لاہور میں نماز جنازہ ہوا۔ اور میانی صاحب کے قبرستان میں اپنے والد کے پہلو میں دفن کیے گئے۔

غیر ملکی طلبہ اور فضلاء!

جامعہ سلفیہ کے قیام کے ساتھ ہی غیر ملکی طلبہ نے حصول علم کے لیے رجوع کیا۔ البتہ زیادہ تر طلبہ کا تعلق پاکستان سے تھا۔ اس وقت مشرقی اور مغربی پاکستان موجود تھا۔ مشرقی پاکستان سے کثرت کے ساتھ طلبہ جامعہ میں داخل ہوئے۔ ان میں معروف ترین ڈاکٹر جیب الرحمن اور مشترف حسین تھے۔ ڈاکٹر جیب الرحمن، مولانا معین الدین لکھوی کے ہم زلف تھے۔ پہلی راجستہ ہی شعبہ اسلامیات کے چیئرمن رہے۔ اور آج کل امریکہ میں مقیم ہیں۔ بگالی طلبہ کے علاوہ ہندوستان، نیپال، سری لنکا، افغانستان، اردن، لیبیا، گھانٹا کے طلبہ بھی جامعہ سلفیہ میں زیر تعلیم رہے۔ اور سند فراغت حاصل کی۔ ان میں سے ڈاکٹر حسن اردن کے شہر عقبہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور یہاں کی یونیورسٹی میں اسلامیات کے پروفیسر ہیں۔ افغانستان سے ملکی طلبہ جو کہ کرزی حکومت میں ممبر اسمبلی رہے۔ اور حالیہ ایکشن میں ایک مضبوط امیدوار بھی ہے۔

مالدیفی طلبہ کی جامعہ آمد:

جامعہ سلفیہ کی تاریخ میں سب سے اہم واقعہ مالدیف کے طلبہ کا یہاں آنا ہے۔ یہ 1970 کا ذکر ہے جب صدر جامعہ میاں فضل حق سعودی عرب تشریف لے گئے۔

مدینہ منورہ میں قیام کے دوران ان کی ملاقات فضیلۃ الشیخ اسمعیل محمد اور فضیلۃ الشیخ حسین یوسف سے ہوئی۔ ان کا تعلق مالدیف سے تھا۔ اور یہ مدینہ یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھے۔ انہوں نے اپنی ملاقات میں میاں فضل حق سے طالبہ کیا کہ وہ مالدینی طلبہ کو جامعہ سلفیہ میں داخلہ دیں۔ اور ان کی کفالت کے ساتھ بہترین تعلیم کا بند بست کریں۔ میاں فضل حق مرحوم نے ان کی درخواست کو قبول فرمایا۔ اور وعدہ کیا کہ طلبہ کی رہائش، خوراک، کتب کے علاوہ ماہانہ فلسفیہ بھی دیں گے۔ لہذا اسلامانہ تعطیلات کے موقعہ پر جب مذکور مشائخ واپس مالدیف گئے تو انہوں نے طلبہ کو جامعہ سلفیہ لانے کے انتظامات کیے۔ یہاں یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگی۔ کہ اس وقت مالدیف سے ہوائی رابط موجود نہ تھا۔ سری لنکا سے کراچی بعض کمپنیوں کی فلاٹ دستیاب تھی۔ لیکن وسائل کی کمی کی وجہ سے انہوں نے مالدیف سے سری لنکا اور سری لنکا سے کراچی کا سفر بھری جہاز میں کیا۔ اور کئی دن کی مسافت کے بعد تقریباً تیس طلبہ اور مردوں کا یہ قافلہ حق کراچی سے بذریعہ ہرین فیصل آباد (لائل پور) پہنچا۔ اس وقت جامعہ سلفیہ کے مدیر تعلیم مولانا عبد الرحمن مدینی مرحوم تھے۔ انہوں نے جامعہ کے وسائل کے مطابق بہترین انتظامات کیے۔ الگ کمروں میں رہائش کا بندوبست کیا۔ خوراک کے لیے چاول، مچھل کا اہتمام کیا۔ اور ان کی تالیف قلوب کے لیے ان کے مزاج کے مطابق سلوک کیا۔ اس طرح آہستہ آہستہ یہ طلبہ جامعہ کے ماحول سے آشنا ہو گئے۔ سب سے اہم مسئلہ زبان کا تھا۔ کیونکہ یہ طلبہ عربی اور اردو سے نا آشنا تھے۔ لہذا انگریزی تعلیم کے لیے پروفیسر سلمان اظہر صاحب کی خدمات حاصل کی گئی۔ جنہوں نے انگریزی تعلیم کے ساتھ اردو زبان سکھلائی۔ اس طرح یہ طلبہ پوری محنت لگن کے ساتھ تعلیم میں مشغول ہو گئے۔ ذرائع آمدورفت اور مواسلات نہ ہونے کے باعث کئی کمی ماہ ان کا رابطہ اپنے والدین سے نہ ہوتا۔ لیکن یہ طلبہ نہایت صبر و تحمل کے ساتھ جامعہ میں مقیم رہے۔

جامعہ میں ثانویہ کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ان طلبہ کا مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ ممکن ہوا۔ اس طرح اپنی ابتدائی اور ثانویہ کی تعلیم جامعہ سلفیہ میں مکمل کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لیے مدینہ یونیورسٹی چلے جاتے رہے۔ لیکن ان میں سے بعض جامعہ سلفیہ میں اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد واپس گئے۔ یوں تو سبھی فضلاء اور فیض یافتگان کسی نہ کسی مرحلے میں اہم خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ لیکن ان میں سے بعض بہت بڑے منصب پر فائز ہیں۔

اشیخ احمد فاروقی جو کہ سیکرٹری وزارت مذہبی امور ہے ہیں۔ اب ریٹائرڈ ہو چکے ہیں۔ اشیخ ابراہیم زکریا جو کہ معهد اللغوۃ العربیہ کے مدیر اور آج کل بی ایچ ڈی کے لیے ملائکشیا میں ہیں۔ ڈاکٹر جعفر آجکل وزیر مذہبی امور ہیں۔ ڈاکٹر جمیل احمد وزیر العدل رہے۔ ڈاکٹر حسن سعید صدارتی انتخاب میں بھرپور حصہ لیا۔ اور آج کل بھی معروف و کیل ہیں۔ اشیخ احمد فائز پریم کوثر کے چیف جسٹس ہیں۔ اور امیر رکھتے ہیں کہ ان میں سے بعض مستقبل قریب میں نہایت اہم عہدوں پر فائز ہو گے۔ ان شاء اللہ۔

جامعہ سلفیہ میں تشریف لانے والے ممتاز علماء مشائخ اور عوائد میں!

جامعہ سلفیہ کو اللہ تعالیٰ نے قومی اور میان القوای شہرت سے نوازا ہے۔ تمام حقوق میں یکساں مقبول یہ تعلیمی ادارہ اپنی ظاہری خوبصورتی کے ساتھ ایک معیاری تربیت گاہ بھی ہیں۔ جس کی نیک نامی اور اچھی شہرت کی وجہ سے دنیا بھر سے ممتاز علماء مشائخ نظام اور عوائد میں تشریف لاتے رہے۔ خصوصاً جامعہ میں منعقد ہونے والے پروگرام، سینما، تقریبات اور کانفرنسوں میں اہل علم شریک ہوتے رہے۔ اور جامعہ کے بارے میں اپنے تاثرات زائرین کی کتاب میں لکھتے رہے۔ اس کی تفصیل کافی زیادہ ہے۔ لیکن ہم یہاں صرف ان کے نام لکھنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

جامعہ کے اغراض و مقاصد

☆ قرآن و حدیث کی تعلیم کا اہتمام کرنا۔

☆ قرآن و سنت کی روشنی میں جدید علوم کی تدریس کا اہتمام کرنا۔ اور نئی نسل کو جدید علوم سے بھی آرستہ کرنا۔

☆ عربی زبان و ادب کی حفاظت کرنا۔ اور اعلیٰ پیہم نے پر اس کی تدریس کرنا۔ تا کہ بر اہ راست کتاب و سنت سے استفادہ کر سکیں۔

☆ مذاہب فقه اربعہ اور ان کے اصولوں کی تعلیم کا اہتمام کرنا۔

☆ اسلامی علوم کی پوری دنیا میں عموماً اور عالم اسلام میں خصوصاً اشتاعت کرنا۔

☆ پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے افراد تیار کرنا۔ اور عربی زبان کی طرف لوگوں کو ترقی دینا۔ ایسے اولو العزم صالح زہد و تقویٰ سے مزین علماء کرام کی کھیپ تیار کرنا جو بغیر ظمع ولاطیح کے شرک و بدعت سے پاک دعوۃ اسلامیہ کی تجدید میں سرگرام عمل ہوں۔

☆ ایسے مصنفوں تیار کرنا جو راخنی اعلیٰ میں تھیں۔ اسلامی تہذیب و ثقافت کے نمونے ہوں۔ اور اپنی تصنیف کے ذریعے عقائد صحیحہ کی نشوواشاعت، اصلاح نفوس اور مخالفین اسلام کے رد میں قوی دلائل اور پسندیدہ اسلوب کے ساتھ اپنਾ کردار ادا کر سکیں۔

☆ باطل نظریات اور خلاف اسلام فکر سے نئی نسل کو آگاہ کرنا۔ اور انہیں صحیح اسلامی فکر سے آگاہی دینا۔

جامعہ سلفیہ کے موجودہ اساتذہ کرام:

جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں تدریسی خدمات سرانجام دینے والے اساتذہ کرام کی کل تعداد 28 ہے۔ ان میں اکثر اساتذہ جامعہ سلفیہ، وفاق المدارس السلفیہ پاکستان، اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ سعودی عرب کے فارغ التحصیل ہیں۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1) مولانا حافظ عبدالعزیز علوی شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ:

حافظ عبدالعزیز علوی سابق شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ حافظ احمد اللہ بڈھیما علوی نے فرزند ارجمند ہیں۔ آپ 1943 کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد مکرم سے حاصل کی۔ جامعہ محمدیہ اوکاڑہ، جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ سے سند فراغت حاصل کی۔ اس کے بعد جامعہ اسلامیہ بہاولپور سے تخصص فی التفسیر والحدیث کیا۔ آپ کے اساتذہ میں فضیلۃ الشیخ مولانا حافظ محمد گوندلی، مولانا محمد عبد الغلام، مولانا عبد اللہ دیروالوی، مولانا ہدایت اللہ ندوی، مولانا نشس الحق افغانی اور مولانا حافظ احمد اللہ مرحوم شامل ہیں۔ آپ نے 1968 سے تدریسی خدمات کا آغاز کیا۔ متعدد معروف اداروں میں پڑھاتے رہے۔ جامعہ سلفیہ میں 20 سال سے شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہیں۔ اور شعبہ دار الافتاء کی مجلس کے سرپرست ہیں۔

آپ مستقل خطبہ جمعہ اپنے آبائی گاؤں چک نمبر 36 گ۔ ب۔ میں دے رہے ہیں۔ جبکہ مختلف مقامات پر ان کے درس قرآن بھی جاری ہیں۔ آپ نے صحیح مسلم کا ترجمہ اور تشریح، جامع ترمذی کا ترجمہ اور تشریح، الفیہ ابن مالک کا ترجمہ تشریح، امام نووی اور امام مسلم کے سوانح حیات کا ترجمہ کیا ہے۔ جبکہ بعض کتب پر نظر ثانی کا کام سرانجام دیا ہے۔ قاضی سلیمان منصوری کی کتاب ”شرح اسماء الحسنی اور مختصر صحیح بخاری کا ترجمہ“ ہو رہا ہے۔

فضیلۃ الشیخ حافظ مسعود عالم شیخ التفسیر جامعہ سلفیہ

حافظ مسعود عالم ممتاز روحانی پیشوامولانا محمد یحیی شرق پوری رحمہ اللہ کے بڑے لخت جگہ ہیں۔ آپ 1953 میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کا آغاز اپنے والد ماجد سے کیا۔ قرآن حکیم حفظ کیا۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے 1973 میں فراغت اور اعلیٰ تعلیم کے لیے اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ 1977 میں فراغت کے بعد پاکستان تشریف لائے۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے عربی ممتاز پوزیشن میں پاس کیا۔

آپ نے اپنی تدریس کا آغاز جامعہ سلفیہ سے کیا۔ اور اس کے بعد 1981 سے 1984 تک مدیر اعلیٰ تعلیم کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اس کے بعد آپ جامعہ ابی بکر کراچی تشریف لے گئے۔ 1991 تک تدریسی فرائض کے ساتھ انتظامی امور کے نگران رہے۔ 1991 میں آپ دوبارہ جامعہ سلفیہ بطور شیخ التفسیر تشریف لائے۔ اور تھا حال اس منصب پر فائز ہیں۔ جامعہ میں دارالافتاء کے بھی رکن ہیں۔

آپ کے اساتذہ میں حافظ محمد گوندلی، مولانا ابوالبرکات، مولانا محمد عظم، مولانا حافظ عبداللہ بڈھیما علوی، مولانا عبد الغفار حسن، فضیلۃ الشیخ امانت علی حامی، فضیلۃ الشیخ علی شرف العمومی، صاحب المعالی الشیخ عبدالحسن حماد العباد بطور خاص شامل ہیں۔ آپ جامع مسجد ابو بکر میں خطیب ہیں۔ اور مختلف مقامات پر درس قرآن و حدیث ارشاد فرماتے ہیں۔ قدیم اور جدید پر گہری نظر ہے۔ مختلف قومی اور بین الاقوامی کانفرنسوں میں شرکت کر چکے ہیں۔ خصوصاً سعودی عرب، عرب امارات، کویت کے تبلیغی اور دعویٰ کانفرنسوں میں شرکت کرتے رہتے ہیں۔

آپ کی مولفات میں ”التوانی و صفتہ عذاب جہنم“ (اردو)، صفتہ الجنت و اعمال اہل الجنت (اردو)، آداب صیام رمضان (اردو) شامل ہیں۔

مولانا محمد یونس محمد یعقوب: نائب شیخ الحدیث و مدیر وفاق المدارس السلفیہ

مولانا محمد یونس 1956 کو ساہیوال میں پیدا ہوئے۔ میڑک تک تعلیم ساہیوال میں حاصل کی۔ اس کے بعد جامعہ سلفیہ میں داخل ہوئے۔ اور 1977 میں سند فراغت حاصل کی۔ اور اعلیٰ تعلیم کے لیے اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے عربی کا امتحان اعلیٰ نمبروں سے پاس کیا۔

آپ کے اساتذہ میں حافظ ثناء اللہ مدینی حفظہ اللہ، حافظ احمد اللہ مرحوم، مولانا عبد الرحمن مدینی مرحوم، الشیخ عبدالحسن العباد، الشیخ حمود الوائلی بطور خاص شامل ہیں۔ آپ 1981 میں جامعہ سلفیہ تشریف لے آئے۔ اور تدریسی خدمات شروع کی۔ ابتدائی کتب سے تدریس کا آغاز کیا۔ اور آہستہ آہستہ ثانویہ سے عالیہ کے اساق پڑھاتے شروع کیے۔ آپ کو فقہ اور اصول فقہ کی خصوصی مہارت ہے۔ آپ عرصہ دراز تک صحیح مسلم شریف پڑھاتے رہے۔ جبکہ سات سال سے بخاری شریف کی آخری جلد بھی پڑھاتے ہیں۔ اور 2009 سے درجہ تخصص میں بخاری شریف کے منتخب ابواب پڑھاتے ہیں۔ آپ کا اسلوب تدریس بہت عمدہ اور تفہیم کا ندانہ نہایت پسندیدہ ہے۔ طلبہ بے حد مطمئن ہوتے ہیں۔

آپ کے خصوصی شاگردوں میں ڈاکٹر عبدالقدیر، ڈاکٹر طاہر محمود۔ مولانا عبدالخالق محمد صادق کویت، مولانا عبدالواہب الغامدی، پروفیسر عبدالرزاق ساجد، حافظ سریف اللہ شاہد برطانیہ شامل ہیں۔

آپ 1986 سے وفاق المدارس السلفیہ کے مدیر ہیں۔ اور نہایت عمدگی کے ساتھ وفاق کاظم و نقش چلا رہے ہیں۔ وفاق کے معیار کو بہتر بنانے میں ان کی خصوصی کوشش شامل ہے۔ انتظامی امور میں خصوصی مہارت رکھتے ہیں۔

آپ 19 سال سے جامعہ سلفیہ کی مسجد میں خطابت کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ آپ کی گفتگو بہت مرتب اور مدلل ہوتی ہے۔ علاوه ازیں فیصل آباد کی متعدد مساجد میں ہفتہوار اور ماہنامہ دروس بھی ہوتے ہیں۔ آپ نے بعض اہم کتابوں کے ترجمے کیے ہیں۔ ان میں دعوت حق کے تفاصیل اور بعض کتابیں بھی زیر طبع ہیں۔

مولانا محمد اکرم رحمانی: درس جامعہ سلفیہ

مولانا محمد اکرم رحمانی بن محمد فیروز 1953 کو ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم علاقے کے سکول میں حاصل کی۔ اس کے بعد جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کا نجمن اور جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد سے فراغت پائی۔ اور اعلیٰ تعلیم کے لیے اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے عربی اور ایم اے اسلامیات کیا۔ علاوه ازیں ادارہ علوم اثریہ فیصل آباد سے تحصیل کیا۔

آپ کے اہم اساتذہ میں حافظ عبد اللہ بدھیماں ولی، پیر محمد یعقوب قریشی، مولانا محمد صادق خلیل، حافظ بنیامن طور مرحوم، مولانا حافظ عبد الغفور جہلمی، مولانا محمد عبد الغفار الغفاری، مولانا عبدالرشید ہزاروی شامل ہیں۔

آپ تقریباً تیس سال سے تدریسی فرائض مختلف مقامات پر سر انجام دیتے رہے۔ جس میں زیادہ عرصہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد رہے۔ آپ کے اہم تلامذہ میں فارمی محمد شعیب لیکھاری گورنمنٹ کالج، مولانا عطاء الرحمن شاہق، مولانا یعقوب طاہر کراچی، پروفیسر عبدالرزاق ساجد، مولانا سید عبدالستار شاہ صاحب شامل ہیں۔

آپ عرصہ 25 سال سے جامع مسجد کوثر افغان آباد میں خطبہ جمع ارشاد فرماتے ہیں۔ علاوه جامع مسجد امین کوٹ میں مسلسل درس قرآن و حدیث دینے ہیں۔ آپ کی تصنیفی خدمات میں ”الدعامن الکتاب والسنۃ“ (عربی) کا درود ترجمہ مقالہ، موضوع حدیث اور اس کے مراجع، ناشر ادارہ علوم اثریہ ہے۔

پروفیسر محمد یسین ظفر: پرنسپل جامعہ سلفیہ

محمد یسین ظفر 1956 میں پیدا ہوئے۔ مذہل تک تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں حاصل کی۔ اس کے بعد مدرسہ دار القرآن والحدیث جناح کالوںی میں داخل ہوئے۔ جامع ترمذی تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعہ سلفیہ میں داخل ہوئے۔ اور 1977 میں فراغت پائی۔ اس کے بعد اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ سعودی عرب سے بی اے آر زکیا۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے عربی اعلیٰ نمبروں میں پاس کیا۔ آپ کے خصوصی اساتذہ میں شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدینی، مولانا حافظ عبد الرحمن مرحوم، حافظ احمد اللہ مرحوم، مولانا محمد صدیق بلوج مرحوم، مولانا قادرۃ اللہ فوق، فضیلۃ الشیخ عبد الرحمن الخذلی امام و خطیب مسجد بنوبی، فضیلۃ الشیخ عبد الحکیم لمحسن شامل ہیں۔

1982 میں جامعہ سلفیہ بطور مدرس تشریف لائے۔ تدریس کے ساتھ آپ کو مدرسہ مقرر کر دیا گیا۔ انتظامی امور میں خاص مہارت کی بدولت تمام دفتری امور سر انجام دینے لگے۔ 1986 میں جامعہ سلفیہ کمپیوٹر تعلیم مقرر کر دیا۔ اور تا حال اس عہدے پر کامیابی سے کام سر انجام دے رہے ہیں۔ انتظامی امور کے ساتھ تدریسی خدمت سر انجام دے رہے ہیں۔ تاریخ میں خصوصی دلچسپی کی وجہ سے سیرت اور اسلامی تاریخ پڑھاتے ہیں۔ علاوه ازیں عقیدہ اسلامیہ، اسلام کا اقتصادی نظام بھی پڑھاتے رہے۔ ان کے لیکھری خصوصی توجہ سے سنے جاتے ہیں۔

آپ کے شاگردوں میں ڈاکٹر جیل احمد مالدیف کے سابق وزیر قانون، ڈاکٹر حسن سعید احمد فائز مالدیف کے موجود چیف جسٹس آف سپریم کوٹ، نصیر اللہ مجبر قومی اسمبلی افغانستان، صعبفر لی سری لنکا، قاری تاج شاکر، مولانا سیف اللہ طیب، مولانا محمد ارشد مدرس جامعہ سلفیہ، محمد اسحاق مدرس جامعہ لاہور اسلامیہ۔

آپ عرصہ دراز سے جامعہ کے مجلہ ترجمان الحدیث کے چیف ایڈیٹر ہیں۔ اور حالات حاضرہ پر آپ کے بہت سے مضمایں دینی جرائد کی زینت بنتے ہیں۔ آپ عرصہ دس سال سے جامع مسجد طوبی میں خطابت کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ علاوه ازیں مختلف مساجد میں درس قرآن و حدیث بھی ہوتے ہیں۔

آپ نے متعدد قومی اور بین الاقوامی کانفرنسوں میں شرکت کی۔ جس میں دعوت اسلامی کانفرنس برلن گھم برطانیہ، بین الاقوامی سیرت کانفرنس اسلام آباد، دعوت اسلامی کانفرنس مالدیف، بین المذاہب سینما برکاک تھائی لینڈ، انٹرنشنل علماء کانفرنس اسلام آباد بین المذاہب کانفرنس اسلام آباد شامل ہیں۔

آپ نے متعدد ممالک کا دورہ بھی کیا۔ جن میں سعودی عرب، متحده عرب امارات، کویت، ترکی، مصر، برطانیہ، ملائیشیاء، مالدیف، سری لنکا، تھائی لینڈ شامل ہیں۔ جامعہ سلفیہ کی تعمیر و ترقی میں آپ کی خصوصی دلچسپی شامل ہے۔ علاوه ازیں اسلامک یونیورسٹی کے قیام میں بھی آپ کی خدمات قبل قدر ہیں۔

پروفیسر نجیب اللہ طارق:-

پروفیسر نجیب اللہ طارق 1955 کو سالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد حکیم عبداللہ مرحوم فوج میں ملازم تھے۔ جب کہ ان کے دادا مولانا عبد الحمید معروف عالم دین تھے۔ مولانا محمد یوسف فکلتی کا تعلق بھی آپ کے خانوادے سے ہے۔ آپ نے میٹرک پاس کرنے کے بعد جامعہ سلفیہ میں داخلہ لیا۔ اور جامعہ کی تعلیم کے ساتھ ایف اے اور پنجاب یونیورسٹی سے بی اے کیا۔ جامعہ سلفیہ سے فراغت کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لیے مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ مدینہ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد جامعہ سلفیہ میں بطور استاذ مقرر ہوئے۔ آپ کے معروف اساتذہ میں الشیخ حسن بلتسانی، مولانا قادر اللہ ذوق، مولانا محمد اسحاق، مولانا محمد صدیق، مولانا عبد الرحمن، پروفیسر عبد الرحمن مرحوم شامل ہیں۔ آپ 1984 میں دینی تشریف لے گئے۔ اور عرصہ پندرہ سال دعوتی و تبلیغی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ پھر 1996 میں واپس جامعہ سلفیہ کی تشریف لے آئے۔ تاحال جامعہ میں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کے تلامذہ میں مولانا محمد بلال، مولانا ثناء اللہ، مولانا تحسین سرورشامل ہیں۔ آپ بہت ذہین اور حاضر جواب ہیں۔ بہت اچھے مقرر اور ڈپیٹر ہیں۔ شاعرانہ ذوق رکھتے تھے۔ طلبہ کے ادبی پروگرام کی نگرانی کرتے ہیں۔ آپ عرصہ دراز سے جامع مسجد مبارک پیپلز کالونی میں خطیب ہیں۔ علاوہ ازیں متعدد کافرنیسوس میں جامعہ سلفیہ کی نمائندگی کا حق ادا کر رکھے ہیں۔

مولانا محمد ادریس سلفی:-

مولانا محمد ادریس سلفی 1962 کو فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ دار القرآن والحدیث جناح کالونی سے حاصل کی۔ اس کے بعد جامعہ سلفیہ میں داخل ہوئے۔ جامعہ سے فراغت کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لیے مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب میں داخل ہوئے۔ کلیۃ الحدیث سے سند فراغت حاصل کی۔ اس کے بعد متعدد تربیتی و رکشاپس میں شرکت کر رکھے ہیں۔ آپ کے اساتذہ میں حافظ ثناء اللہ مدنی صاحب، مولانا قادر اللہ ذوق، مولانا حافظ عبد العزیز علوی، مولانا حافظ مسعود عالم شامل ہیں۔ آپ عرصہ 24 سال سے تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ زیادہ ت وقت جامعہ سلفیہ میں صرف کیا ہے۔ آپ تدریس کے ساتھ عرصہ 15 سال سے مدیر الامتحانات بھی ہیں۔ اور طلبہ کی ہم صائبی سرگرمیوں کے نگران بھی ہے۔ بہت محنتی اور صاحب ذوق ہیں۔ آپ کے شاگردوں میں مولانا محمد ارشد، مولانا مین الرحمن ساجد، مولانا نذیر احمد شامل ہیں۔ عرصہ دراز سے جامع مسجد اقصیٰ خوشاب میں خطیب ہیں۔ دعوت و تبلیغ کے کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اور متعدد مساجد میں آپ کے دروس بھی ہوتے ہیں۔ نیکی کے کاموں میں پڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ کسی پارسایا غریب کی دعا کا سپارا ڈھونڈتے رہتے ہیں۔

مولانا ندیم شہباز:-

مولانا ندیم شہباز 1969 کو فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ میں حاصل کی۔ وفاق المدارس اسلامیہ پاکستان سے الشہادۃ العالمیہ کی ڈگری حاصل کی۔ آپ فضل مدینہ یونیورسٹی ہیں۔ عرصہ 14 سال سے تدریسی خدمات جامعہ سلفیہ میں سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کے اہم اساتذہ میں مولانا ابوالبرکات احمد رحوم، مولانا محمد عبد الغلام احمد حیری، مولانا غلام احمد حیری، مولانا ثناء اللہ ذوق پوری شامل ہیں۔ جامعہ سلفیہ میں اہم اساق پڑھاتے ہیں۔ جس میں مشکوۃ المصانۃ، ہدایہ اولین، اصول اشائی وغیرہ شامل ہیں۔ آپ کے اہم تلامذہ میں قاری شعیب احمد، فرحان امتیاز، عطاء الرحمن، عبد اللہ سلفی باشمشیز مانی اور محمد یوسف ہیں۔

آپ عرصہ دراز سے جامع مسجد عمر میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہیں۔ علاوہ ازیں فیصل آباد کی متعدد مساجد میں درس قرآن دیتے ہیں۔ آپ نے ”سیرت عمر“ کا اردو ترجمہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ متعدد مضمایں کا عربی سے اردو میں ترجمہ کیا۔ جو کہ ترجمان الحدیث میں شائع ہوئے ہیں۔

آپ کا موبائل نمبر: 7-4878766-00300 میل ایڈریس: nadeem shaabazz@yahoo.com

مولانا محمد صدیق:

مولانا محمد صدیق 1965 کو فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گاؤں میں حاصل کی۔ اس کے بعد جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ سے فارغ التحصیل ہوئے۔ وفاق المدارس اسلامیہ سے الشہادۃ العالمیہ کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے ساتھ ساتھ فیصل آباد بورڈ سے فاضل عربی کی سند حاصل کی۔

آپ کے اساتذہ میں حافظ عبد المنان نور پوری، حافظ عبد السلام بھٹوی اور پروفیسر غلام احمد حیری شامل ہیں۔ آپ عرصہ 23 سال سے جامعہ سلفیہ میں تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کا اسلوب تدریس بہت منفرد ہے۔ طبہ اس سے بہت مستفید ہوتے ہیں۔ آپ ابوالدشیری، ترجمہ قرآن حکیم، حمسہ، اصول حدیث وغیرہ شامل ہیں۔

آپ کے اہم تلامذہ میں پروفیسر عبد الرازق ساجد، حافظ منیر احمد اظہر، مولانا مین الرحمن ساجد شامل ہیں۔ آپ عرصہ دراز سے جامع مسجد اہل حدیث نشاط آباد میں

خطیب ہیں۔ فیصل آباد کی اہم مساجد میں آپ کے درس بھی ہوتے ہیں۔ آپ کی تفسیر سورۃ الحصر، اسباب سعادت (ترجمہ)، منصب نبوت (ترجمہ) تحقیق نجو (ترجمہ) طبع ہو چکی ہیں۔ آپ کا موبائل نمبر: 0301-7156782

مولانا عبدالعزیز العلیم:-

مولانا عبدالعزیز العلیم 1953 کو چک نمبر 36 گ ب فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گاؤں میں حاصل کی۔ اس کے بعد جامعہ تعلیمات اسلامیہ سے فراغت پائی۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے مدینہ منورہ سعودی عرب تشریف لے گئے۔ آپ نے مکہ مکرمہ سے تربیتی کورس برائے آئندہ خطباء بھی کیا۔ آپ کے اساتذہ میں مولانا عبداللہ دیرودوالی، مولانا محمود احمد غضفر، مولانا حافظ عبدالعزیز علوی، اشیخ محمود الوائی شامل ہیں۔

آپ نے مختلف مدارس میں تدریسی خدمات سر انجام دیں۔ اب عرصہ 15 سال سے جامعہ سلفیہ میں پڑھار ہے ہیں۔ بہت محنتی اور لگن کے ساتھ پڑھاتے ہیں۔ آپ کے شاگردوں میں قاری حفیظ الرحمن، مولانا ناصر اللہ، قاری شعیب احمد، مولانا محمد داؤد شامل ہیں۔ آپ نے مختلف مقامات پر خطبات جمعہ ارشاد فرمائے ہیں۔ اور منہاجِ مسلم کو اپنے مطالعہ میں ضرور شامل رکھتے ہیں۔

آپ کا موبائل نمبر: 0301-7072878

مولانا محمد منیر اظہر:-

مولانا محمد منیر اظہر 1972 کو ضلع خانیوال میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گاؤں میں داخل ہوئے۔ قرآن حکیم حفظ کیا۔ اور پھر اسلامی علوم حاصل کرنے لگے۔ مکمل تعلیم جامعہ میں حاصل کی۔ اسلامی علوم کے ساتھ میٹرک، ایف اے، بی اے اور ایم اے پاس کیا۔ اس کے ایم فل اور اب پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ جامعہ سے فراغت کے بعد مرکز تربیتی سے تخصص بھی کیا۔

آپ کے اساتذہ میں قاری محمد رمضان، حافظ عبدالعزیز علوی، حافظ مسعود عالم، حافظ محمد شریف، مولانا ارشاد الحق اثری، مولانا علی محمد حنفی السلفی شامل ہیں۔ آپ عرصہ 11 سال سے تدریسی فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ اور انہم تین اسماق زیر تدریس ہیں۔ طلبہ آپ کی تدریس سے بے حد متأثر ہیں۔

آپ کے تلامذہ میں قاری سعید الرحمن، قاری فرمان علی، حافظ محمد اسحاق، محمد نشاء طیب، حافظ غنیب احمد کلیم شامل ہیں۔ عرصہ آٹھ سال سے جامع مسجد اہل حدیث ڈھڈی والائیں مستقل خطبہ دے رہے ہیں۔ جب کہ بعض مساجد میں درس قرآن بھی شامل ہیں۔

آپ نے تین عدد عربی کتابیوں کا ترجمہ کیا ہے۔ جب کہ بعض اساتذہ کرام کے مقالات کو کتابی شکل دی ہے۔ جو کہ شائع ہو چکی ہے۔

مولانا فاروق الرحمن:-

حافظ فاروق الرحمن یزدانی 1972 کو جید چک ضلع شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گاؤں میں حاصل کی۔ اس کے بعد جامعہ رحمانیہ فاروق آباد میں داخلہ لیا۔ ثانویہ خاصہ تک تعلیم حاصل کی۔ پھر جامعہ محمد یہ گوجرانوالہ تشریف لے گئے۔ جہاں سے سند فراغت حاصل کی۔ اس کے بعد وفاق المدارس السلفیہ پاکستان سے الشہادۃ العالمیہ کی سند حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ کرام میں مولانا عبداللہ مجدد چھٹوی، حافظ عبد المنان نور پوری، مولانا عبدالحکیم ہزاروی، مولانا عبدالعزیز علوی، مولانا محمد عباس الجنم شامل ہیں۔

آپ عرصہ 16 سال سے تدریسی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ وہ سال سے جامعہ سلفیہ میں تعلیمی سرگرمیاں جاری رکھتے ہوئے ہیں۔ ترجمہ القرآن، نسائی شریف، فقہ، نحو اور صرف کے مضامین زیر تدریس ہیں۔

آپ کے تلامذہ میں مولانا محمد اسحاق سلفی، حافظ عبدالرحمن لاہور، قاری منظور احمد مدرس جامعہ سلفیہ، احسان یوسف ازھر یونیورسٹی مصر شامل ہیں۔ آپ مستقل خطبہ جمع ارشاد فرماتے ہیں۔ بہترین مقرر ہیں۔ اور اپنے موضوع کے ساتھ پورا انصاف کرتے ہیں۔ مختلف مقامات پر دعوت و تبلیغ کے پروگرام کرتے ہیں۔ مجلہ ترجمان الحدیث کے مدیر ہیں۔ اور مستقل کالم نگار ہیں۔ بہت باصلاحیت اور نتیظم ہیں۔ جس کام کی ذمہ داری قبول کر لیتے ہیں۔ پوری لگن اور محنت سے کرتے ہیں۔ اور اپنی مکمل گرفت رکھتے ہیں۔ متعدد کتابیں تصنیف کیں تھیں۔ جن میں احناف کا رسول اللہ ﷺ سے اختلاف نے کافی شہرت حاصل کی۔ جو ہر ہدایت شامل ہیں۔

آپ کا موبائل نمبر: 0300-7602417

قاری نوید الحسن لکھوی:-

قاری نوید الحسن لکھوی 1969 کو فصل آباد میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد قاری محمد یوسف مرحوم بہت صالح اور خدام القرآن میں سے تھے۔ پوری زندگی قرآن حکیم کی تعلیم دیتے رہے۔ انہوں نے اپنے والد سے ابتدائی تعلیم کی۔ قرآن حکیم مکمل حفظ کیا۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ دارالقرآن والحدیث جناح کالونی سے حاصل کی۔ اس کے بعد جامعہ سلفیہ سے وابستہ ہوئے۔ اور سندر فراغت حاصل کی۔ اس کے ساتھ وفاق المدارس السلفیہ سے الشہادۃ العالیہ کی سندر حاصل کی۔

آپ کے اساتذہ میں مولانا شاناء اللہ مرحوم، مولانا حافظ عبد العزیز علوی، مولانا علی محمد حنفی السلفی، پروفیسر غلام احمد حریری شامل ہیں۔ آپ 19 سال سے جامعہ سلفیہ میں تدریسی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ آپ کا خاص ذوق قرأتہ و تجوید ہے۔ اس میں ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ آپ کے تلامذہ میں قاری منظور احمد، قاری عمران، قاری خبیب الرحمن شامل ہیں۔ آپ عرصہ 16 سال سے مستقل خطبہ جماعت ارشاد فرماتے ہیں۔ اور قومی اور بین الاقوامی کانفرنسوں میں تلاوت قرآن حکیم کا اعزاز حاصل کرتے ہیں۔ مختلف اسلامی ممالک کا دورہ کرچکے ہیں۔ جن میں سعودی عرب، مصر اور مالدیپ شامل ہیں۔ خصوصاً مالدیپ میں قومی مقابلہ حفظ القرآن میں بطور متحکم شرکت کی ہے۔

قاری محمد ریاض:-

قاری محمد ریاض 1985 کو تحصیل چیچ وطنی میں پیدا ہوئے۔ قرآن حکیم حفظ کرنے کے بعد جامعہ رحمانیہ لاہور میں داخل ہوئے۔ جہاں سے آپ نے مکمل اسلامی علوم کے ساتھ تجوید قرأتہ سبعد و نشرہ کی تعلیم حاصل کی۔ اور وفاق المدارس السلفیہ پاکستان کی طرف سے الشہادۃ العالیہ کا امتحان پاس کیا۔

آپ کے اساتذہ میں قاری محمد ابراہیم میر محمدی، قاری حمزہ مدñی، قاری تاج دین اور حافظ عبد العزیز علوی شامل ہیں۔ آپ عرصہ سات سال سے جامعہ سلفیہ میں تدریسی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ اور شعبہ قرأتہ و تجوید کے انچارج ہیں۔ بہت محنتی اور صاحب ذوق ہیں۔ خاص کر تجوید و قرأتہ کے فن کے ماہر ہیں۔ اور طلبہ کو پوری توجہ اور محنت سے پڑھاتے ہیں۔ آپ کے تلامذہ میں قاری حفیظ الرحمن، قاری محمد رضوان خان، قاری عمران، قاری منظور احمد شامل ہیں۔ آپ مستقل خطبہ جماعت ارشاد فرماتے ہیں۔ درس قرآن و حدیث کے علاوہ محافل قرأت میں اپنے فن کا اظہار کرتے ہیں۔

مولانا پروفیسر امین الرحمن ساجد:-

مولانا مین الرحمن ساجد 1975 کو ضلع فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم فیصل آباد میں ہی حاصل کی۔ اس کے بعد جامعہ سلفیہ سے منسلک ہوئے۔ اور وفاق المدارس السلفیہ کے امتحان الشہادۃ العالیہ میں اول پوزیشن حاصل کی۔ پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ میں قاری محمد رمضان، حافظ عبد العزیز علوی، حافظ مسعود عالم، حافظ محمد شریف، مولانا نجیب اللہ طارق، مولانا علی محمد حنفی السلفی، مولانا شاناء اللہ مدñی شامل ہیں۔ آپ عرصہ 13 سال سے جامعہ میں تدریس کے ساتھ ساتھ شعبہ دعوت تبلیغ میں بطور مدیر ذمہ دار ایسا ادا کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ ملت ڈگری کالج فیصل آباد میں بطور یچھر کام کر رہے ہیں۔ آپ کے تلامذہ میں قاری عبدالحسیب، مولانا صیغہ نواز، مولانا محمد یونس عاجز، مولانا عاصمیر یونس، مولانا پروفیسر فرمان علی وغیرہ شامل ہیں۔

مولانا محمد ارشد:-

مولانا محمد ارشد 1980 کو ضلع قصور میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی۔ اس کے بعد جامعہ سلفیہ سے منسلک ہوئے۔ الشہادۃ العالیہ کی سندر وفاق المدارس السلفیہ سے حاصل کی۔ جب کہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی طرف سے بی۔ اے، بی ایڈ اور ایم اے سرگودھا یونیورسٹی سے کیا۔

آپ کے اساتذہ میں مولانا عبد العزیز علوی، مولانا محمد یونس، مولانا حافظ مسعود عالم، مفتی عبدالحنان شامل ہیں۔ عرصہ 6 سال سے جامعہ سلفیہ میں تدریسی فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ بہت محنتی اور مختصر ہیں۔ جامعہ کے اغراض و مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے مکمل تعاون کرتے ہیں۔ اداری کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ مستقل خطبہ جماعت پڑھاتے ہیں۔ جامعہ کے شعبہ دعوت و تبلیغ میں بھی سرگرم ہیں۔ اور قرب و جوار کے دیہاتوں میں بھر پور شرکت کرتے ہیں۔

مولانا محمد زبیر:-

حافظ محمد زبیر 1978 کو فصل آباد میں پیدا ہوئے۔ سب سے پہلے قرآن حکیم حفظ کرنے کے بعد دینی تعلیم کے حصول کا شوق پیدا ہوا۔ جامعہ اسلامیہ غلام محمد آباد سے تعلیم کا آغاز کیا۔ اس کے بعد جامعہ سلفیہ میں تعلیم کی تکمیل کی۔ وفاق المدارس السلفیہ سے الشہادۃ العالیہ کی ڈگری حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ میں حافظ عبد العزیز علوی، مولانا حافظ مسعود عالم، مولانا محمد یونس، قاری انصار اللہ حبیبی، مولانا اصغر علی شامل ہیں۔

آپ شعبہ حفظ القرآن کے کامیاب استاد ہیں۔ اور کافی عرصہ سے جامع مسجد طوبی میں حفظ القرآن کروار ہے ہیں۔ آج کل جامعہ سلفیہ میں بطور مدرس خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ نحو، صرف کے کامیاب استاد ہیں۔ اور بڑی محنت اور لگن سے پڑھاتے ہیں۔ آپ نے کافیہ کا اردو ترجمہ کیا۔ جو طبع ہو چکا ہے۔ علاوہ ازیں نحو و صرف پر آسان طریقے سے کتب مرتب کرنے کا اعزاز رکھتے ہیں۔

مولانا نذیر احمد:-

مولانا نذیر احمد 1979 کو تحصیل ننگانہ صاحب میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گاؤں میں حاصل کی۔ اس کے بعد جامعہ سلفیہ میں داخل ہوئے۔ وفاق المدارس السلفیہ سے الشہادۃ العالیہ کا متحان پاس کیا۔ دوران تعلیم پنجاب یونیورسٹی سے بی اے بھی کیا۔ آپ کے اساتذہ میں حافظ عبدالعزیز علوی، مولانا محمد یوسف، مفتی عبدالحنان، مولانا محمد ادیب سلفی شامل ہیں۔

عرضہ 9 سال سے جامعہ سلفیہ میں تدریسی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ تدریس کے ساتھ لائزیری جامعہ میں بھی وقت دیتے ہیں۔ طلبہ کے کھانے کے انچارج ہیں۔ بہت با اخلاق اور دیسمانہ مزانج اور خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں۔

جامعہ سلفیہ فیصل آباد۔۔۔۔۔ اغراض و مقاصد

- ☆ اسلام کے بنیادی مأخذ قرآن و حدیث کی تعلیم، صحابہ کرام، تابعین عظام اور فقہاء امت کے انکار کی روشنی میں دینا۔
- ☆ قرآن و سنت کو سمجھنے کے لیے عربی زبان و ادب اور دیگر معاون علوم کی تدریس کرنا۔
- ☆ اسلامی تہذیب و ثقافت اور فکری رہنمائی مہیا کرنا۔۔۔
- ☆ ایسے راستِ العقیدہ علماء کی تیاری جو کتاب و سنت کے علوم سے مزین ہوں اور حکمت و بصیرت کے ساتھ دعوت الی اللہ کا فرضیہ سر انجام دینے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔
- ☆ لا دینیت، فکری الخاد اور اسلام کے خلاف پیدا کردہ شکوہ و شبہات کا ازالہ کرنا، اور صحیح اسلامی فکر کو اجاگر کرنا۔
- ☆ اسلامی علوم کے ساتھ عصری علوم اور فنی تعلیم کا اہتمام کرنا۔
- ☆ کتاب و سنت کی روشنی میں وحدت امت کے لیے جدوجہد کرنا۔
- ☆ رفاه عامہ کے کاموں میں حصہ لینا، مثلاً علاج و معالجہ، صاف پانی مفت فراہم کرنا وغیرہ۔

جامع مسجد غفور نسیم اہل حدیث
بالمقابل عبد اللہ گارڈن فیصل آباد
زیر اہتمام:- جامعہ سلفیہ فیصل آباد

بچوں کی تعلیم و تربیت کا قابل اعتماد ادارہ
مدرسہ تحفظ القرآن الکریم السلفیہ
زیر اہتمام:- جامعہ سلفیہ فیصل آباد

مدرسہ تحفیظ القرآن الکریم السلفیہ اغراض و مقاصد

☆ قرآن حکیم حفظ کروانا ☆ قرآن مجید تجوید و قراؤۃ کے ساتھ پڑھانا

☆ بنیادی اسلامی تعلیمات سے اگاہی دینا

☆ اسلامی آداب کے ساتھ عملی تربیت دینا

☆ قرآنی تعلیمات کو فروع دینا

